BEDD102EPT

آرٹ ایجوکیشن

Art in Education (EPC - II)

برائے

بیچلر آف ایجوکیشن

(سال اول)

ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

C مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

سلسلہ مطبوعات نمبر-5

ISBN: 978-93-80322-11-7

Second Edition: July, 2019

ناشر : رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

اشاعت : جولائی 2019

تعداد : 1000

مطبع : پرنٹ ٹائم اینڈ بزنس انٹرپرائزز، حیدرآباد

Art in Education

Edited by:

Dr. Md. Muzaffar Hussain Khan

Assistant Professor, Department of Education & Training

On behalf of the Registrar, Published by:

Directorate of Distance Education

In collaboration with:

Directorate of Translation and Publications

Maulana Azad National Urdu University

Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS)

E-mail: directordtp@manuu.edu.in

فاصلاتی تعلیم کے طلبا و طالبات مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں:

ڈائرکٹر

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد-500032

Phone No.: 1800-425-2958, website: www.manuu.ac.in

فہرست

اکائی نمبر	مضمون	مصنف	صفحہ نمبر
	پیغام	وائس چانسلر	5
	پیش لفظ	ڈائرکٹر	6
	کورس کا تعارف	ایڈیٹر	7
اکائی 1:	جمالیات اور فنون	ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم وتربیت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد	9
اکائی 2:	بصری فنون اور تعلیم	ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان	19
اکائی 3:	تعلیم اور مظاہراتی فنون	ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان پٹھان محمد وسیم اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، اورنگ آباد مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد	29

ایڈیٹر:

ڈاکٹر محمد مظفر حسین خان

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم وتربیت

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

لینگویج ایڈیٹر:

ڈاکٹر نجم السحر

اسوسی ایٹ پروفیسر و پروگرام کوآرڈینیٹر بی ایڈ (فاصلاتی طرز)

نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

پیغام

وائس چانسلر

وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے جس ایکٹ کے تحت مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا ہے اُس کی بنیادی سفارش اُردو کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کا فروغ ہے۔ یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جو ایک طرف اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد بناتا ہے تو دوسری طرف ایک امتیازی وصف ہے، ایک شرف ہے جو ملک کے کسی دوسرے اِدارے کو حاصل نہیں ہے۔ اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ بھی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت رسائل و اخبارات کی اکثریت میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ہماری یہ تحریریں قاری کو کبھی عشق و محبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ شکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج آج کے دور کے اہم ترین علمی موضوعات چاہے وہ خود اُس کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، وہ جن مشینوں اور آلات کے درمیان زندگی گزار رہا ہے اُن کی بابت ہوں یا اُس کے گرد و پیش اور ماحول کے مسائل..... وہ ان سے نابلد ہے۔ عوامی سطح پر ان اصناف کی عدم دستیابی نے علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے جس کا مظہر اُردو طبقے میں علمی لیاقت کی کمی ہے۔ یہی وہ چیلنجز ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اسکولی سطح کی اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیر بحث آتے ہیں۔ چونکہ اُردو یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم ہی اُردو ہے اور اس میں علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔ اِسی مقصد کے تحت ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز کا قیام عمل میں آیا ہے اور احقر کو اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اپنے قیام کے محض ایک سال کے اندر ہی یہ برگِ نو، ثمر آور ہوگیا ہے۔ اس کے ذمہ داران کی انتھک محنت اور قلم کاروں کے بھرپور تعاون کے نتیجے میں کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کم سے کم وقت میں نصابی اور ہم نصابی کتب کی اشاعت کے بعد اس کے ذمہ داران، اُردو عوام کے واسطے بھی علمی مواد، آسان زبان میں تحریر عام فہم کتابوں اور رسائل کی شکل میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کریں گے تاکہ ہم اِس یونیورسٹی کے وجود اور اِس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کرسکیں۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

خادمِ اوّل

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

پیش لفظ

ہندوستان میں اُردو ذریعہ تعلیم کی خاطر خواہ ترقی نہ ہو پانے کے اسباب میں ایک اہم سبب اُردو میں نصابی کتابوں کی کمی ہے۔اس کے متعدد دیگر عوامل بھی ہیں لیکن اُردو طلبہ کو نصابی اور معاون کتب نہ ملنے کی شکایت ہمیشہ رہی ہے۔1998ء میں جب مرکزی حکومت کی طرف سے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا تو اعلیٰ سطح پر کتابوں کی کمی کا احساس شدید ہوگیا۔اعلیٰ تعلیمی سطح پر صرف نصابی کتابوں کی نہیں بلکہ حوالہ جاتی اور مختلف مضامین کی بنیادی نوعیت کی کتابوں کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔فاصلاتی طریقہ تعلیم کے تحت چونکہ طلبہ کو نصابی مواد کی فراہمی ضروری ہے لہٰذا اُردو یونیورسٹی نے مختلف طریقوں سے اُردو میں مواد کا نظم کیا۔کچھ مواد یہاں بھی تیار کیا گیا مگر علمی کتابوں کی منظم اور مستقل اشاعت کا سلسلہ شروع نہیں کیا جاسکا۔

موجودہ شیخ الجامعہ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے اپنی آمد کے ساتھ ہی اُردو کتابوں کی اشاعت کے تعلق سے انقلاب آفریں فیصلہ کرتے ہوئے ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز کا قیام عمل میں لایا۔اس ڈائرکٹوریٹ میں بڑے پیمانے پر نصابی اور دیگر علمی کتب کی تیاری کا کام جاری ہے۔کوشش یہ کی جارہی ہے کہ تمام کورسز کی کتابیں متعلقہ مضامین کے ماہرین سے راست طور پر اُردو میں ہی لکھوائی جائیں۔اہم اور معروف کتابوں کے تراجم کی جانب بھی پیش قدمی کی گئی ہے۔توقع ہے کہ مذکورہ ڈائرکٹوریٹ ملک میں اشاعتی سرگرمیوں کا ایک بڑا مرکز ثابت ہوگا اور یہاں سے کثیر تعداد میں اُردو کتابیں شائع ہوں گی۔نصابی اور علمی کتابوں کے ساتھ مختلف مضامین کی وضاحتی فرہنگ کی ضرورت بھی محسوس کی جاتی رہی ہے۔لہٰذا یونیورسٹی نے فیصلہ کیا کہ اولاً سائنسی مضامین کی فرہنگیں اس طرح تیار کی جائیں جن کی مدد سے طلبہ اور اساتذہ مضمون کی باریکیوں کو خود اپنی زبان میں سمجھ سکیں۔ڈائرکٹوریٹ کی پہلی اشاعت وضاحتی فرہنگ (حیوانیات وحشریات) کا اجرا فروری 2018ء میں عمل میں آیا۔

زیرِ نظر کتاب بی ایڈ کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے اور سال اول کی 17 کتابیں بیک وقت شائع کی جارہی ہیں۔یہ کتابیں بنیادی طور پر فاصلاتی طریقہ تعلیم کے طلبہ کے لیے ہیں تاہم اس سے روایتی طریقہ تعلیم کے طلبہ بھی استفادہ کرسکیں گے۔اس کے علاوہ یہ کتابیں تعلیم و تدریس کے عام طلبۂ اساتذہ اور شائقین کے لیے بھی دستیاب ہیں۔

یہ اعتراف بھی ضروری ہے کہ زیرِ نظر کتاب کی تیاری میں شیخ الجامعہ کی راست سرپرستی اور نگرانی شامل ہے۔اُن کی خصوصی دلچسپی کے بغیر اس کتاب کی اشاعت ممکن نہ تھی۔نظامت فاصلاتی تعلیم اور اسکول برائے تعلیم وتربیت کے اساتذہ اور عہدیداران کا بھی عملی تعاون شاملِ حال رہا ہے جس کے لیے اُن کا شکریہ بھی واجب ہے۔

اُمید ہے کہ قارئین اور ماہرین اپنے مشوروں سے نوازیں گے۔

پروفیسر محمد ظفر الدین
ڈائرکٹر، ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز

کورس کا تعارف

یہ کورس بی۔ایڈ۔فاصلاتی تعلیم کے نصاب کو مدِنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔اس کورس میں آرٹ ایجوکیشن کے مقاصد،معنی ومفہوم،تعریف اور اس کے تعلیمی اطلاق پر مبنی معلومات پیش کی گئی ہیں۔یہ تین اکائیوں پر مشتمل ہے۔

اکائی نمبر I: جمالیات اور فنون (Aesthetic and Arts)

اس اکائی کے تحت (i) جمالیات،آرٹ اور اس کے معنی واجزا کا ذکر کیا گیا ہے۔(ii) تعلیم میں فنون کی اہمیت کو بتایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف فنون کے اقسام جیسے بصری فنون،مظاہراتی فنون اور ادبی فنون کا تفصیلی طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف فنون اور فنکاروں کا بھی مختصر جائزہ لیا گیا ہے پر ہندوستانی اور ان کے فنکارانہ اہمیت پر بھی نظر ڈالی گئی ہے۔

اکائی II: بصری فنون اور تعلیم (Visual Arts and Education)

اس اکائی کے تحت بصری فنون اور طرز تعلیم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ بصری فنون کے مختلف اقسام جیسے پینٹنگ،سنگ تراشی نیز بصری فنون میں استعمال ہونے والے مختلف قسم کے ساز وسامان وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

اکائی III: تعلیم اور مظاہراتی فنون (Performing Arts and Education)

اس اکائی میں مظاہراتی فنون جیسے ڈرامہ،رقص،موسیقی پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تعلیم میں ان کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

آرٹ ایجوکیشن

اکائی: I جمالیات اورفنون

Aesthetics and Arts

ساخت

1.1 تمہید Introduction

1.2 مقاصد Objectives

1.3 جمالیات اور آرٹ اور اس کے معنی/ جہات اور اجزا

(Aesthetics and Art - its meaning, dimentions and constituents)

1.4 تعلیم میں فنون کی اہمیت (Importance of Arts in Education)

1.5 فنونِ لطیفہ کے اقسام: بصری فنون اور مظاہراتی فنون (Types of Arts - Visual and Performing)

1.6 معروف ہندوستانی آرٹ اور فنکار: کلاسکی لوک اور عصری

(Renowned Indian Arts and Artists - Classical, Folk and Contemporary)

1.7 ہندوستانی تہوار اور ان کی فنکارانہ اہمیت (Indian festivals and their Artistic significance)

1.8 فرہنگ

1.9 یاد رکھنے کے اہم نکات

1.10 مثالیں تصویروں میں

1.11 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

1.12 سفارش کردہ کتابیں

1.1 تمہید

اس اکائی کے تحت (i) جمالیات اور آرٹ اور اس کے معنی و اجزا کا ذکر کیا گیا ہے۔(ii) تعلیم میں فنون کی اہمیت کو بتایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف فنون کے اقسام جیسے بصری فنون، مظاہراتی فنون اور ادبی فنون کا تفصیلی طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف فنون اور فنکاروں کا بھی مختصر جائزہ لیا گیا ہے پر ہندوستانی اور ان کے فنکارانہ اہمیت پر بھی نظر ڈالی گئی ہے۔

1.2 مقاصد

اس اکائی کے اختتام پر آپ اس قابل ہوں گے کہ:

(1) جمالیات اور فنون کے باہمی رشتہ کو سمجھ سکیں۔

(2) تعلیم میں فنون کی اہمیت وافادیت سے واقف ہوسکیں۔

(3) ہندوستان کے مشہور فنون اور فنکاروں کے متعلق واقفیت حاصل کرسکیں۔

1.3 جمالیات اور آرٹ اور اس کے معنی، جہات اور اجزا

Aesthetics and Art - its meaning, dimentions and constituents

انسان جب روئے زمین پر نمودار ہوا اور غاروں میں رہنے لگا اور جب اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے بنیادی ضروریات کی تکمیل کے بعد وہ اپنے جمالیات کا اظہار ان غاروں میں مختلف پتوں کے رنگ کوئلے یا دوسرے اوزار سے اس زمانے کے ماحول میں پائے جانے والے قدرتی مناظر جیسے جھرنے، جانور، پرندے، ندیاں وغیرہ کو دیکھتا اور اس کی عکاسی تصویروں کی شکل میں کرتا پس یہیں سے آرٹ کی ابتدا ہوتی ہے انسان نے اپنی فہم اور عقل کا بھی اس جانب استعمال کیا ہے اور اسی وقت سے اس کے دل میں احساسات وجذبات اور خیالات کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔

لفظ Aesthetic انگریزی زبان سے ماخوذ ہے اس کے لغوی معنی ہیں 'جمالیات' جس سے مراد ذوق سلیم' یعنی اپنے حواس کے ذریعہ تجسس کرنا وغیرہ۔ انسانی حساسات کا مرکز انفرادی اور اجتماعی دونوں رہا ہے جسے جمالیات ہمیشہ انسان کو خوبصورتی دل نشینی، بدصورتی، اچھائی اور برائی ہر دور میں انسان کو شعوری ولاشعوری حالت میں اثر انداز ہوتی ہے۔ انسانی زندگی کے مختلف ادوار میں انسان کبھی خوشی کبھی غم جیسے حالات سے جذباتی طور پر متاثر ہوتا رہتا ہے۔ انسان آرٹ کے ذریعہ جیسے سنگ تراشی، دھاتو تراشی، پینٹنگ، ڈرائنگ، موسیقی، شاعری اور رقص وغیرہ کے روپ میں ظاہر کرتا رہا ہے۔

فن کی تعریف

انسانی تاریخ پر ذرا نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ انسان کے اندر ذوق جمال اور تزئین وآرائش کا خیال پہلے سے ہی موجود رہا ہے۔ وہ ہر شئے کو حسین سے حسین تر بنانا چاہتا تھا۔ اس کا تخیل نت نئی چیزوں کی تخلیق کرتا تھا۔ تخلیق جو انسان کے خوابوں اور اس کی اُمنگوں کا اظہار ہوتی ہے ''فن'' کہلاتی ہے۔ فن کی بہت سی تعریفیں کی گئی ہیں۔ کسی نے لکھا ہے کہ فن، جامد کو متحرک کرنے کا نام ہے۔ کسی نے کہا فن، فطرت کے مطابق زندگی کو ڈھالنے کا طریقہ ہے اور کسی کا قول ہے کہ فنی تخلیق، انسانی ذہن کو حظ اور مسرت ہی نہیں بخشتی بلکہ اسے علویت بھی عطا کرتی ہے۔

فن کو اس طرح سمجھنا چاہیے کہ جب انسان مناظر فطرت پر نظر ڈالتا ہے اور جو کچھ دیکھتا ہے تو اس کی روح اپنے اعتبار سے ایک پیکر تراشتی ہے۔ یہ تراشیدہ پیکر ہی دراصل حسن ہے اور پیکر تراشی کا یہ عمل ''فن'' ہے۔ دوسرے لفظوں میں حسن کی تخلیق کی کوشش ''فن'' ہے۔

لفظ آرٹ ''Art'' لاطینی زبان کے ''Ars'' آرس سے لیا گیا ہے جس کے معنی ''Artis'' فن کار وغیرہ یہ یونانی لفظ ''Aro'' سے بھی جُڑا ہے۔ ان تمام کا مطلب تیار کرنا، بنانا، محسوس کرنا، تخلیق کرنا وغیرہ شامل ہے۔ آرٹ کے لغوی معنی تخلیق یا خوبصورتی کے اظہار کے ہیں۔ انسان اپنے روزمرہ زندگی میں خدا کی قدرت اور کائنات کی بے شمار خوبصورت چیزوں کو دیکھتا ہے جیسے پرندے، جانور، پھل، پھول، رنگ برنگی تتلیاں، پتے، آسمان، دریا، پہاڑ، سمندر، جھرنے، گھاس کے میدان، ریت کے میدان، بادل، بارش، صبح کا منظر، شام کا منظر، چاند، تارے، سورج وغیرہ تو اس کے دل میں تخلیق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ تخلیق کرتا ہے۔ یہ تخلیق ''فن'' کہلاتا ہے۔ وہ فنون جو روحانی فطرت اور انسانی ذوق آرائش وجمال کی تسکین کے لیے وجود میں آتے ہیں ''فنون لطیفہ'' کہلاتے ہیں۔

1.4 تعلیم میں فنون کی اہمیت

وہ فنون جو انسان کے ذوق آرائش وجمال کی تسکین کے لیے وجود میں آتے ہیں انھیں فنون لطیفہ کہا جاتا ہے۔ جیسے موسیقی، سنگ تراشی، فن تعمیر اور ادب۔ یہ تمام فنون انسانی جذبات کا ایسا اظہار ہیں جو مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں اور جب سے انسان نے اس دنیا میں آنکھیں کھولیں وہ اپنے ساتھ جذبات لے کر آیا ہے۔ اس لئے ان فنون کی تاریخ بھی اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ انسانی زندگی کی تاریخ۔ البتہ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ حسن کے معیار

میں بھی تبدیلی ہوئی، رنگ بھی بدلے، تراش وخراش کے معیار بھی بدلے اور الفاظ کو مختلف طریقوں سے ادا کرنے کا ڈھنگ بھی بدلتا گیا۔ اس لیے فنون لطیفہ کو سمجھنے کے لیے انسانی جذبات واحساسات کا ادراک بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

انسان کے خواب، اس کی امنگیں، اس کی آرزوئیں بھی اس سے کچھ تقاضہ کرتی رہتی ہیں۔ وہ اپنی شخصیت کو ظاہر کرنے کے لیے اس کائنات میں صرف حسن کی تلاش ہی نہیں کرتا بلکہ اشیا کو بھی حسین بناتا ہے۔ وہ مشاہدے کے ذریعہ سے تاثر ہی قبول نہیں کرتا بلکہ اس تاثر کا اظہار بھی ناگزیر سمجھتا ہے۔ اس نے جب ہوا کے جھونکوں کے گیت سنے اور پتیوں کی اوٹ سے پھولوں کو جھانکتے ہوئے دیکھا' پتھروں کو آئینے کی طرف شفاف محسوس کیا اور بکھرے ہوئے رنگوں کی لطافت کو اپنے احساسات میں متحرک پایا تو ان تمام گوشوں کو اس نے اپنی روح کی بالیدگی اور ذہنی مسرت کے لیے استعمال کرنا شروع کیا اور یہیں سے فنون لطیفہ وجود میں آئے۔

''John Kit'' کے مطابق کسی شئے کے خوبصورتی ہمیشہ کے لیے لطف اندوز ہوتی ہے۔ آرٹ کے لغوی معنی تخلیق یا خوبصورتی کے اظہار کے ہیں، انسان اپنی روز مرہ زندگی میں قدرت اور کائنات کی خوبصورتی کو دیکھتا ہے اس کے ذہن میں قدرت کے بعض مناظر اور جیسے پرندوں اور جانوروں کی آوازیں، ماحول میں پائے جانے والی تمام خوبصورت چیزیں جن کو وہ دیکھتا ہے اور پھر ان کے خاکے اور نمونے بناتا ہے' انسان کے اس فعل کو آرٹ کا نام دیا جاسکتا ہے۔

بہر حال انسان کی جمالیاتی ذوق اور تمام کائنات آرٹ کے ذریعہ ہیں اور ہر آرٹسٹ اپنے طور پر فکر وتحقیق سے نئی نئی اشیاء بناتا ہے کسی ایک آرٹ کا انتخاب کرکے انسان اپنی زندگی کے لیے اپنا خود ذریعہ معاش تلاش کرسکتا ہے اور دنیا میں عزت کی زندگی گزار سکتا ہے۔ ''National Policy of Education 1986'' کے مطابق آرٹ ایجوکیشن کو پری پرائمری سطح سے لے کر ہائی اسکول تک لازمی مضمون کی حیثیت سے دیکھا گیا کیونکہ آرٹ ایجوکیشن سے طلبہ میں ہمہ جہت ترقی جیسے جسمانی، سماجی، معاشی، ذہنی اور جمالیاتی ترقی کو اُبھارا جاسکتا ہے۔ آرٹ ایجوکیشن طلبہ میں سیکھنے کے عمل کو بہتر اور دلچسپ بناتا ہے۔ اس کی وجہ سے معلم اور طلبہ میں سیکھنے اور سیکھانے سے قریبی ربط پیدا ہوتا ہے۔ طلبہ کو مل کر کام کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے طلبہ راست تجربات سے کچھ سیکھتے ہیں۔ آرٹ ایجوکشین طفل مرکوز تعلیم ہے۔ آرٹ ایجوکیشن سے طلبہ میں وسیع سمجھ بوجھ اور احساسات کو ابھارا جاسکتا ہے اس کے علاوہ طریقہ تدریس کو موثر بنایا جاسکتا ہے۔ کمرہ جماعت میں کئی دلچسپ مشغلے کئے جاسکتے ہیں۔

''انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق وہ حسین اشیاء فطری اظہار اور ایسے تجربے جن کو بیان کیا جاسکے اور وہ ہنر جس کے عمل میں سوچ بھی شامل ہو وہ آرٹ ہے''۔

آرٹ مختلف فلاسفیوں کے نظر سے دیکھا جائے تو وہ اپنے اپنے مخصوص انداز میں اس طرح تعریف کرتے ہیں کہ ''آرٹ انسانی جذبات کو دوسروں تک پہنچانے کا ایک واحد راستہ ہے''۔

آرٹ ایجوکیشن کے تعلیمی مقاصد:

آرٹ کو جدید تعلیمی طریقوں میں شامل کیا گیا ہے آرٹ کے ذریعہ بچوں کے احساسات اور جذبات کو فروغ دینا ہوتا ہے اور بچوں میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کو ابھارنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے جس سے بچے کی شخصیت مکمل فروغ پاتی ہے۔ اس تصور کی بنیاد پر فنون لطیفہ اور آرٹ ایجوکیشن کے مندرجہ ذیل مقاصد بتائے گئے ہیں جن کو ہم بچوں میں فنون کی ترقی اور ادب کے مختلف طریقوں میں استعمال کرتے ہیں۔

- ☆ بچوں میں جذباتی تسکین کا فروغ
- ☆ جسمانی نشوونما کا فروغ
- ☆ ادراکی نشوونما کا فروغ

☆ جمالیاتی نشو ونما کا فروغ

☆ سماجی نشو ونما کا فروغ

☆ تخلیقی نشو ونما کا فروغ

بچوں میں جذباتی تسکین کا فروغ:

بچوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا جس کے ذریعہ بچے اپنے خیالات احساسات اور جذبات کا بلاخوف وخطر آزادی سے اظہار کرسکیں اور ذہنی گھٹن اور جذباتی تناؤ سے رہائی پاسکیں۔

جسمانی نشو ونما کا فروغ:

بچوں کو ایسے مواقع فراہم کئے جائیں جن کے ذریعہ بچوں کی جسمانی نشونما ٹھیک طریقہ سے ہوسکے جیسے ہاتھ پیر بازو وانگلیوں کی گرفت اوران میں تال میل پیدا کیا جاسکے آرٹ کے مختلف آلات جیسے سنگ تراشی میں ہتھوڑے اور دوسرے اوزار کا استعمال ہوتا ہے۔مختلف قسم کے رقص میں جسمانی ورزش ہوتی ہے، پینٹنگ سے انگلیوں کی ورزش ہوتی ہے، خطاطی میں قلم وغیرہ کا صحیح ڈھنگ سے استعمال کس طرح سے ہوتا ہےان تمام چیزوں کی معلومات ہوتی ہے۔

ادراکی نشو ونما کا فروغ:

بچوں میں مشاہداتی قوت کو فروغ دینا ایجادات اور نئی نئی آوازوں سے واقفیت کروانا سمعی وبصری ادراک کے ذریعہ تمام چیزوں کو محسوس کرنا۔

جمالیاتی نشو ونما کا فروغ:

بچوں میں خوبصورتی اور حسن کی قدر شناسی کے جذبہ احساس کو اُبھارنا تاکہ وہ قدرت کے حسین ودلکش مناظر اور انسانوں کے تخلیقی کارناموں سے لطف اندوز ہوسکے۔

سماجی نشو ونما کا فروغ:

بچوں میں سماج اور سماجی کاموں کو انجام دینے کے شعور کو پیدا کرنا اور آرٹ کے اجتماعی سرگرمیوں کے ذریعہ بچوں میں مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا بچوں میں ایسا احساس پیدا کرنا جن کے ذریعہ دوسروں کا تعاون ہوسکے اور انھیں خوشی حاصل ہوسکے۔

تخلیقی نشو ونما کا فروغ:

بچوں میں پائے جانے والی پوشیدہ صلاحیتوں کو آرٹ کے ذریعہ اُبھارا جاسکتا ہے اوران کی ہمت افزائی کی جاسکتی ہے۔

2 تا 5 سال کی عمر کے بچوں کو آرٹ کی تعلیم:

آرٹ کے ذریعہ بچوں میں مختلف قسم کے تصاویر کی مشق کروائی جائے مختلف قسم کے اشکال مثلاً پرندے، جانور اور دوسری قدرتی چیزوں کے عکس کو اخذ کرنے کی کوشش کروائی جانی چاہیے۔ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے مختلف زاویوں سے کس طرح سے کسی چیز کی شکل اتاری جاتی ہے۔بچوں میں مختلف قسم کے رنگوں سے واقفیت کروائی جاتی ہے اوران کا استعمال بتایا جاتا ہے۔

6 تا 11 سال کی عمر کے بچوں کو آرٹ کی تعلیم:

☆ بچوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا کہ آرٹ کے ذریعہ وہ اپنے خیالات،احساسات اور جذبات کی آزادی کے ساتھ اظہار کرسکیں۔

☆ بچوں کے قوتِ حافظہ کو آرٹ کی مدد سے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

☆ بچوں میں آرٹ کے ذریعہ تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارا جاسکتا ہے۔

☆ آرٹ کے ذریعہ بچوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا چاہیے جس کے ذریعہ ان کے استعمال میں آنے والی اشیاء کا صحیح طریقہ سے استعمال کرنا اور ضرورت کے مطابق ان سے نئے نئے تجربات کرنا سیکھ سکیں۔

1.5 فنون لطیفہ کے اقسام

فنون لطیفہ کا مقصد تخلیق حسن ہے اور جو پیکر وجود میں آتا ہے وہ فن کا اظہار ہے۔ یہ اظہار مختلف صورتوں میں رونما ہوتا ہے۔ کبھی یہ ہوتا ہے کہ فصل کٹتی ہے تو خوشی میں خود بخود انسان کے ہونٹوں سے ایسی آوازیں نکلتی ہیں جن میں لئے اور آہنگ پیدا ہوتا ہے اور پھر یہی فن بہت ساری شرائط کے ساتھ تال اور سُر سے ہم آہنگ ہوکر موسیقی میں بدل جاتا ہے اور انسان فطرت کی دی ہوئی نعمت سے اپنی موسیقی میں کہیں پرندوں کی نرم و نازک آوازوں سے کومل سروں کو ترتیب دیتا ہے اور کہیں آبشاروں کے شور سے اپنی لئے کو بلند و آہنگ بناتا ہے۔ ایک بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ موسیقی میں بھی انسان کو نقل کرنی پڑتی ہے اور موسیقی کے آلات سے مدد لینی پڑتی ہے۔

جب وہ اپنے اردگرد بکھرے ہوئے پھولوں کو دیکھتا ہے، آسمان پر قوس قزح کے رنگ دیکھتا ہے، یہ رنگ اسے پانی میں رقص کرتی ہوئی سورج کی کرن میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ کبھی چلچلاتی ہوئی دھوپ ان رنگوں میں تیزی پیدا کرتی ہے۔ وہ سوچتا ہے یہ رنگ کس طرح خود اس کی اپنی تخلیق میں ظاہر ہوں۔ تب وہ تصویر بناتا ہے، کبھی پھولوں کی سرخی تصویر میں دمکتی ہے، کبھی کلیوں کی تازگی کو رنگوں کی مدد سے ظاہر کرتا ہے۔ رنگوں اور خطوط کے ذریعے کئے گئے اس اظہار کو ''مصوری'' کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی ہے کہ مصوری کو اپنے اظہار کے لیے رنگوں اور خطوط کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

کبھی وہ سوچتا ہے کہ یہ شفاف چٹانیں اپنے اندر یقیناً کوئی صورت رکھتی ہوں گی، اگر انھیں تراشا جائے تو اس کی روح کے اندر جو صورتیں چھپی ہوئی ہیں وہ ان پتھروں میں ڈھل سکتی ہیں۔ وہ ان پتھروں سے ایک خاص صورت تراشتا ہے۔ یہ صورت گری اس کی روح کو ان پتھروں کی تراش میں ظاہر کرتی ہے وہ اپنی محبوب صورتوں کو بھی ان پتھروں میں ڈھالتا ہے اسی کو ''مجسمہ سازی'' یا ''سنگ تراشی'' کا نام دیتے ہیں۔

فنون لطیفہ میں موسیقی، مصوری، مجسمہ سازی اور فن تعمیر اہم ہیں۔ یہ تمام فنون لطیفہ کسی نہ کسی شکل میں اپنے اظہار کے لیے مادی وسائل کے محتاج ہیں۔ موسیقار کو چنگ و رباب کی ضرورت ہوتی ہے۔ مصوری کو برش اور رنگ کی مجسمہ ساز کو تیشہ و سنگ کی اور معمار کو تو بہت ساری اشیا کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن فنون لطیفہ میں ایک اور شاخ ہے جسے ''ادب'' کہتے ہیں اور ادب کو کسی مادی وسیلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انسان کے تخلیق کردہ الفاظ ہی ادب کا واحد وسیلہ ہوتے ہیں۔ موسیقی کو ادب ہی کے ذریعہ سے معنویت ملتی ہے، مصوری کو حرکت اور پیکر، مجسموں کو زبان اور فن تعمیر کو ادب ہی محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے تمام فنون لطیفہ میں ادب سب سے زیادہ اہم ہے۔

فنون لطیفہ کی جتنی اقسام بیان کی گئیں ان سب میں جذباتی بنیادوں پر انسانی خواب اور اس کے جذبات کا عکس نظر آتا ہے۔ جب تک انسان کے جذبات موجود ہیں فنون لطیفہ کی اہمیت باقی رہے گی۔ اس لئے کہ یہی وہ وسیلہ ہے جس سے انسانی ذہن و روح، ارتقائی، مدارج طے کرتے ہیں۔ اگر انسان سے اس کے خواب چھین لیے جائیں اور اس کی خواہش صرف مادی ضروریات کی حد تک محدود ہو جائے تو وہ ایک چلتی پھرتی مشین بن جائے گا۔ فنون لطیفہ نے انسان کو مہذب اور متمدن بنایا اور انسانی ارتقا کے لیے راہیں کھول دی ہیں۔

آرٹ ایجوکیشن کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(i) بصری فنون Visual Art

(ii) عملی فنون Performing Art

(iii) ادبی فنون Letrary Art

بصری فنون Visual Art:

فطرت نے کائنات میں بے شمار خوبصورت چیزیں پیدا کی ہیں جیسے ہرے بھرے درخت، پہاڑ، دریا، سمندر، جھرنے، خوبصورت رنگ برنگی تتلیاں، پھول، ہری بھری وادیاں، چہکتے پرندے وغیرہ۔ جب انسان اس کائنات کے حسین مناظر کو اپنی بصارت سے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں تخلیق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ تخلیق کرتا ہے یہی تخلیق ''فن'' کہلاتا ہے۔ وہ فنون جو روحانی فطرت اور انسانی ذوق آرائش و جمال کی تسکین کے لیے وجود میں آتے ہیں، فنون لطیفہ کہلاتے ہیں انسان اپنے احساسات، جذبات اور جمالیات کا اظہار آرٹ کے ذریعہ کرتا ہے۔

بصری فنون کے مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

(i) تصویر کشی یا مصوری

(ii) رنگوائی، فن تعمیر، سنگ تراشی، چوبینہ تراشی، دھاتوں پر تراشی

(iii) مٹی کے نمونے بنانا

(iv) بے کار اشیاء سے مختلف چیزوں کو بنانا

(v) کھڑی اور تھرماکول سے ماڈل بنانا

(vi) کشیدہ کاری، مہندی کے ڈیزائن کا کام وغیرہ

مصوری (Drawing, Painting and Designing):

ڈرائنگ کے اقسام (Types of Drawing):

(i) میموری ڈرائنگ Memory Drawing

(ii) ماڈل ڈرائنگ Model Drawing

(iii) جامیٹرک ڈرائنگ Geometrical Drawing

(iv) کارٹون ڈرائنگ Cartoon Drawing

(v) سادہ ہاتھ ڈرائنگ Free Hand Drawing

(vi) تعمیراتی ڈرائنگ Building Drawing

پینٹنگ کے اقسام (Types of Painting):

(i) دھاگے کے ذریعہ پینٹنگ Thread Painting

(ii) اسپرے پینٹنگ Spray Painting

(iii) ماحول سے اخذ کردہ پینٹنگ Painting from Nature

(iv) پینٹنگ برائے روزمرہ کی چیزیں Still Life Painting

(v) کپڑے پر پینٹنگ Cloth Painting

ڈیزائننگ کے اقسام (Types of Designing):

(i)	ترکاریوں کو کٹ کر کے ڈیزائن بنانا	Vigitable cut Designing
(ii)	مہندی ڈیزائننگ	Mehindi Designing
(iii)	پاٹرن ڈیزائننگ (تسلسلی ڈیزائننگ)	Pattern Designing
(iv)	اندرونی ڈیزائننگ	Intirior Designing
(v)	خوبصورت خطاطی کے نمونے	Decoretive Letters Designing

مظاہراتی فنون (Performing Arts):

اس فن کا تعلق انسانی جذبات اور جمالیات سے ہے جو اپنے جذبات اور جمالیات کو فنون کی شکل میں پیش کرتا ہے عملی فنون کہلاتا ہے۔اس فن میں وہ بہ ذات اور دوسروں کو بھی اپنے فن کے مظاہرے سے لُبھاتا ہے۔

عملی فنون کے حسب ذیل اقسام ہیں:

موسیقی: جب کسی انسان کو ترتیب وار کوئی آواز سنائی دیتی ہے تو سماعت سے خوش ہوتا ہے یہی سُر کہلاتے ہیں اور کانوں کو بھلے معلوم ہوتے ہے اگر یہی آواز بے ترتیب ہوتی ہے تو وہ سمعی آلودگی کہلاتی ہے۔سات سُر ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(i) سا۔رے۔گا۔م۔پا۔دھ۔نی

(i) سا= کھرج (ii) رے=رکھب (iii) گا= گندھار (iv) ما=مدھیم

(v) پا= پنچھم (vi) دھا=دھوت (vii) نی=نشاد

موسیقی کے اقسام:

(i) کلاسیکل موسیقی

(ii) کرناٹک موسیقی

(iii) ہندوستانی موسیقی

(iv) ہلکی موسیقی

(v) لوک موسیقی

گیت: ☆ کلاسیکی گیت ☆ کرناٹکی گیت ☆ ہندوستانی گیت ☆ سماجی گیت

☆ لوک گیت ☆ قومی یکجہتی کے گیت

رقص: ہندوستان ساری دنیا میں ایک ایسا واحد ملک ہے جہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ،مختلف زبانیں،مختلف کلچرل،ان کا رہن سہن،ان کی دلچسپیاں اور ان کے شوق و ذوق میں مخصوص ہندوستانیت نظر آتی ہے اور اسی خصوصیت کے ساتھ ہر ریاست کا اپنا مخصوص رقص بھی ہے۔

رقص کے اقسام: کلاسیکی رقص،سماجی رقص،لوک رقص

ہندوستان کے مختلف ریاستوں کے رقص:

ریاست	رقص
آندھراپردیش	کوچی پوڑی

کرناٹک	اکشا اگنم
ٹامل ناڈو	بھرت ناٹیم
پنجاب	بھانگڑا
منی پور	منی پوری
اُڑیسہ	اُڑیسی،ٹونکی
گجراتی	گربا

ڈرامہ: ☆ کلاسیکی ڈرامہ ☆ تاریخی ڈرامہ ☆ سماجی ڈرامہ ☆ لوک ڈرامہ
☆ ہری کتھا

ادبی فنون: ☆ تحریر ☆ تقریر ☆ نظم نگاری ☆ مرثیہ نویسی ☆ شاعری
☆ درس وتدریس

1.6 معروف ہندوستانی فنون اور فنکار، کلاسکی لوک اور عصری
Renowned Indian Arts and Artist - Classical, Folk and Contemporary

ہندوستان میں عصر حاضر کے چند مشہور نئے رجحان کے تخلیق کرنے والے فنکار جنھوں نے سرزمین ہند کو بین الاقوامی سطح پر اپنے اس فن کے ذریعہ ایک نیا مقام عطا کیا ہے جو قابل ذکر ہیں۔

(i) رویندراتھ ٹائیگور: دیندرٹھاکر رویندرناتھ ٹھاکر جو ٹائیگور کے نام سے مشہور ہوئے 1861ء جورانسکو میں پیدا ہوئے 1901ء میں شانتی نیکیتن میں بنگال اسکول آف آرٹس کے نام سے ایک اسکول قائم کیا۔ اس اسکول کا مقصد فن آرٹ کو فروغ دینا تھا۔ 1913ء میں ان کو فن مصوری میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ 1930ء میں پیرس میں ان کی تصویری نمائش عالمی حیثیت اختیار کرگئی۔

(ii) امریتا شیرگل: امریتا شیرگل ہندوستان کی ایک مشہور مصور اور پینٹر ہیں۔ 1913ء میں انگری میں پیدا ہوئیں عالم گیر سطح پر ان کی پینٹنگ کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا آل انڈیا فائن آرٹس اینڈ کرافٹ سوسائٹی کی طرف سے انھیں سونے کے تمغے سے نوازا گیا۔

(iii) ایف۔این۔سوز: ان کا پورا نام فرانس نیوٹاؤن سوزا تھا۔ 1924ء میں گوا میں پیدا ہوئے انھوں نے آرٹ کی دنیا کو ایک جدید آرٹ کو فروغ دیا۔

(iv) جمنی رائے: بیسویں صدی کے مشہور آرٹسٹ مانے جاتے ہیں۔ 1887ء میں بنگال کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں پیدا ہوئے آرٹ اور پینٹنگ میں عالم گیر سطح پر اپنا مقام بنایا۔

(v) ایم۔ایف۔حسین: ان کا پورا نام مقبول فدا حسین تھا۔ 1915ء میں پندھر پور مہاراشٹرا میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان کی چند مشہور ہستیوں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ یہ مشہور آرٹسٹ تھے جو اپنے فن کی وجہ سے عالم گیر شہرت رکھتے تھے جدید آرٹ پر ان کا بہت سارا کام ہے ان کی پینٹنگ میں فلسفہ منطق اور تخلیق پائی جاتی ہے۔

(vi) نندلال بوس: یہ 3 رستمبر 1883ء میں گورکھپور اُتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے روایتی تعلیم کو چھوڑ کر ''گورنمنٹ اسکول آف آرٹس'' میں داخلہ لیا۔ 1917ء میں وہ رویندر ناتھ ٹیگور کے ذریعہ بنائی گئی ''وچتر اشلپ سنٹر'' اور ''اورینٹل اسکول آف آرٹس'' میں پیشہ تدریس سے وابستہ ہوگئے۔ ہندوستانی حکومت نے انھیں آرٹ کے میدان میں ''پدما بھوشن'' سے نوازا۔

(vii) ایس۔ایچ۔رضا: ان کا پورا نام سید حیدر رضا تھا۔1922ء میں مدھیہ پردیش میں پیدا ہوئے نہ صرف ہندوستان بلکہ برصغیر کے مشہور آرٹسٹ گزرے ہیں ان کی پینٹنگس عالمی شہرت رکھتی ہیں۔

(viii) راجہ روی ورما: راجہ روی ورما 1848ء میں کیرلا کے چھوٹے سے قصبے Kilimanoor میں پیدا ہوئے۔ یہ جنوبی ہند کے مشہور آرٹسٹ گزرے ہیں ان کی پینٹنگس میں خصوصی ہندوستان جھلک نظر آتی ہے مثلاً رامائن اور مہابھارت کو انھوں نے اپنی پینٹنگ کے ذریعہ ایک جدید توانائی بخشی ہے۔

(ix) جتن داس: 1915ء میں اُڑیسہ میں پیدا ہوئے۔ یہ آرٹسٹ کے ساتھ ساتھ ایک شاعر بھی تھے عالمی شہرت یافتہ شخصیت مانے جاتے ہیں انھوں نے جے۔جے۔اسکول آف آرٹ (J. J. School of Arts) بمبئی سے ٹریننگ حاصل کی۔

(x) دیوی پرساد رائے: دیوی پرساد رائے کا پورا نام دیوی پرساد رائے چودھری تھا۔ رویندر ناتھ ٹیگور کے شاگرد تھے۔ ''چودھری جی مدراس اسکول آف آرٹس'' کے پرنسپل بھی تھے۔1958ء انھیں ''پدما بھوشن'' سے نوازا گیا۔

(xi) عبدالرحمان چغتائی: یہ اپنے وقت کے بہترین مصور تھے ان کا سب سے بڑا کارنامہ دیوان غالب کا ''مرقع چغتائی'' ہے۔ علامہ اقبال نے چغتائی کو عصر حاضر کا وہ انقلابی مصور قرار دیا جو ان دیکھی دنیاؤں کے چہروں سے پردے اٹھاتا ہے۔

(xii) است کمار ہالدار: است کما ہالدار نے گورنمنٹ اسکول آف آرٹس لکھنؤ میں معلم کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں۔ انھوں نے اجنتا، باگھ، جوگی مارا کی تصویریں تیار کی ہیں۔ ایک مصور ہونے کے ساتھ ساتھ گلوکار اور تالیف کار بھی تھے۔

1.7 ہندوستانی تہوار اور ان کی فنکارانہ افادیت Indian Festivals and their Artistic significance

ساری دنیا میں ہندوستان ایک ایسا واحد ملک ہے جہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ مختلف رسم و رواج مختلف تہوار اور اس کے علاوہ مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔ تمام ریاستوں کا ایک مخصوص رقص، مخصوص فنونوں سے وابستہ اِن کی دلچسپی وغیرہ شامل ہے۔ ہندوستان میں دو طرح کے تہوار ہوتے ہیں۔

(i) قومی تہوار (ii) مذہبی تہوار

قومی تہوار:

قومی تہوار تین ہیں (i) 15 راگست کو یومِ آزادی کے طور پر منایا جاتا ہے (ii) یومِ جمہوریہ (iii) گاندھی جی کے پیدائشی دن یعنی گاندھی جینتی کے نام سے منایا جاتا ہے۔ قومی تہوار کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ بلا تفریق مذہب وملت تمام ہندوستانی مل کر ان تہواروں کو مناتے ہیں۔ اِن تہواروں میں تمام ہندوستانی اپنی خوشی کا اظہار مختلف فنون کے ذریعہ کرتے ہیں جن میں رقص، گانا، قومی یکجہتی کے گیت، رنگولی، مختلف قسم کے دیش بھکتی ڈرامے، نظمیں اور ماڈلس، مختلف ریاستوں کے مختلف جھانکیاں وغیرہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ خاص کر یومِ آزادی کے دن مدارس میں کمرہ جماعتوں کی سجاوٹ مختلف رنگ برنگے کاغذوں کو استعمال کرتے ہوئے جھنڈیاں یا جھنڈے کی سجاوٹ، مختلف افکار کو کمرے جماعت میں چسپا کرنا، مختلف کھیلوں کا انعقاد، دیش کی آزادی کے لئے اپنی جان قربان کرنے والے رہنماؤں کے تصاویر کی نمائش کی جاتی ہے۔ طلبا اور اساتذہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ایسے پروگرامس پیش کرتے ہیں جن میں تمام فنون کے اقسام کا استعمال عمل میں آتا ہے۔ جیسا کہ عملی فنون، بصری فنون، ادبی فنون، عملی فنون، قومی یکجہتی کے گیت، ڈرامہ، بصری فنون میں رنگولی کی سجاوٹ، رنگین کاغذ کا استعمال وغیرہ شامل ہے۔ جب کہ ادبی فنون میں نظم گوئی اور تہواروں سے منسلک مواد کو تصویری انداز میں پیش کرنا شامل ہوتا ہے۔

مذہبی تہوار:

ہندوستان میں ہمہ مذہب کے لوگ رہتے ہیں لہٰذا یہاں کئی مخصوص تہوار ہیں جیسے ہولی، دسہرہ، دیوالی، سنکرانتی اس کے علاوہ مسلمانوں کے تہوار عید

اور بقرعید، سکھوں کے تہوار گرو پرب، عیسائیوں کے تہوار کرسمس قابل ذکر ہیں۔ ان تمام تہواروں میں بہترین کشیدہ کاری کے ملبوسات، ہاتھوں پر خوبصورت مہندی کے ڈیزائین، گھروں کی سجاوٹ وغیرہ شامل ہیں۔

علاقائی تہوار:

قومی تہوار، مذہبی تہوار کے علاوہ چند مخصوص علاقائی تہوار ہوتے ہیں جس میں خصوصی طور پر اُن ہی علاقے کے لوگ مناتے ہیں اس میں بھی مختلف قسم کے فنون کا استعمال ہوتا ہے اور ان تہواروں میں ہر فرد اپنے چھپے ہوئے جذبات اور جمالیات کو آرٹ یا فنون کی شکل میں پیش کرتا ہے۔

1.8 فرہنگ

فنون	Art
بصری فنون	Visual Art
عملی فنون	Performing Art
ادبی فنون	Literary Art
جمالیات	Aesthetics

1.9 یاد رکھنے کے نکات

اس اکائی کے تحت فن اور فنون لطیفہ کا تعارف کروایا گیا۔ فنون کے اہم اقسام کی نشاندہی کی گئی، اس کے علاوہ مشہور و معروف ہندوستانی فن اور فنکاروں سے متعلق معلومات، ہندوستانی تہوار اور اس میں فنکارانہ افادیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ طلبہ کی سہولت کے خاطر مشکل الفاظ کے معنی اور خود جانچنے کے سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ طلبہ اس سے استفادہ حاصل کریں۔ اس کے علاوہ مزید مطالعہ کے لئے چند کتابوں کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

1.11 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

1. Art یا فن کے معنی اور مفہوم بتائیے؟
2. بصری فنون سے کیا مراد ہے، مثالوں کے ذریعہ سمجھائیے؟
3. عملی فنون سے کیا مراد ہے، اس کی تعلیمی اہمیت کو بتائیے؟
4. ہندوستان کے تہوار کون کون ہیں، ان تہواروں میں آرٹ کا استعمال کیسے ہوتا ہے؟
5. ادبی فنون کون کون سے ہوتے ہیں، مثال کے ذریعہ سمجھائیے؟

1.12 سفارش کردہ کتب

1. V. Krishnamacharyulu, Art Education
2. Srinivas Chari K., Art Education 2005

اکائی: II بصری فنون اور تعلیم
Visual Arts and Education

ساخت

2.1 تمہید Introduction

2.2 مقاصد Objectives

2.3 بصری فنون بحیثیت ذریعہ تعلیم (Visual Arts as a medium of Education)

2.4 بصری فنون/ برائے خود اظہار، مشاہدہ اور استحسان(Visual Arts of self-expression, observation and appreciation)

2.5 بصری فنون کے مختلف طریقے : پینٹنگ، بلاک پینٹنگ، کولیج، مٹی سے ماڈل بنانا، کاغذی کترن اور فولڈنگ
(Using different methods of Visual Arts - Paintings, block, painting, collage, clay, medelling, paper cutting and folding)

2.6 فرہنگ

2.7 یادرکھنے کے اہم نکات

2.8 مثالیں تصویروں میں

2.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

2.10 سفارش کردہ کتب

2.1 تمہید

وہ فنون جو انسان کے ذوق وآرائش وجمال کی ستائش کے لئے وجود میں آتے ہیں انہیں فنون لطیفہ کہا جاتا ہے۔ جیسے موسیقی، سنگ تراشی، فن تعمیر اور ادب وغیرہ۔ یہ تمام فنون انسانی جذبات کا ایسا اظہار کرتے ہیں جو مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں۔ بصری فنون یا Visual Arts کہلاتے ہیں۔ مثلاً ہمارے اطراف پائے جانے والے ماحولیاتی مناظر اشیاء وغیرہ جیسے درخت، جانور، پرندے اور حشرات، رنگ برنگی خوبصورت پھولوں کی کیاریاں، تیلیاں، انسان اس حسین و دلکش مناظر کو اپنی بصارت سے دیکھتا ہے اور اس کے دل میں اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ مختلف رنگوں اور چیزوں جیسے مٹی، رنگولی، رنگین کاغذ اور دیگر اشیاء کو لے کر اُس کی عکاسی کرتا ہے یہی بصری فنون کہلاتے ہیں۔

2.2 مقاصد:

اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہونگے کہ:

i. بصری فنون کے مفہوم سے واقفیت حاصل کرسکیں۔

ii. بصری فنون سے ہونے والے فائدے معلوم کرسکیں۔

iii. بصری فنون کے مختلف طریقوں اور ان کے تیار کرنے نیز استعمال سے واقف ہوسکیں۔

2.3 بصری فنون بحیثیت ذریعہ تعلیم (Visual Arts as medium of Education)

بصری فنون کے معنی اور تصور Concept and meaning of Visual Arts:

عموماً آرٹ یا فنون کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

i. بصری فنون (Visual Arts) ii. عملی/مظاہراتی فنون (Performing Arts)

iii. ادبی فنون (Literary Art)

بصری فنون (Visual Arts): بصری فنون وہ فنون ہوتے ہیں جس میں ہم بصارت کے ذریعہ مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ جیسے (i) ڈرائنگ (ii) پینٹنگ (iii) ڈیزائننگ (iv) سنگ تراشی (v) جوبینہ تراشی (vi) دھاتو تراشی (vii) کولاز بنانا (viii) مٹی کے نمونے بنانا (ix) رنگولی بنانا (x) پوسٹر تیار کرنا وغیرہ۔

بصری فنون کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(i) (2D) یا دورُخی یا دوالبعادی والے فنون (Two Dimentional) مثلاً چارٹ، تصاویر، نقشے وغیرہ کہلاتے ہیں جس میں طول X عرض ہوتا ہے۔

(ii) (3D) سہ رُخی یا تین البعادی والے فنون (Three Dimentional)

ایسے بصری فنون جس میں تین البعادی ہوتے ہیں جیسے 3D کہا جاتا ہے۔ طویل X عرض X بلندی۔ مثلاً مٹی کے ماڈل یا نمونے، سنگ تراشی کے نمونے وغیرہ شامل ہیں۔

ڈرائنگ (Drawing) یا مصوری

مصوری سے مراد تصویر کشی کرنا، رنگ بھرنا وغیر شامل ہیں۔ کسی بھی تصویر یا خیال کو کسی بھی نوعیت کے کاغذ کے ٹکڑے Plywood وغیرہ پر مخصوص ہئیت کے ساتھ پیش کرنے کا نام ہی فن مصوری یا آرٹ ہے۔

یہ ایک واحد فن ہے جس کے بغیر عام فنون اور مضامین ادھورے رہتے ہیں اور اس کا آغاز وارتقاء انسانی تمدن سے وابستہ ہے۔ انسان شروع سے ہی جب وہ غاروں میں رہا کرتا تھا تب سے ہی آڑی، کھڑی، ترچھی لکیریں بنایا کرتا۔ تب سے آج تک ہر دور میں مصوری کی شکل بدلتی رہی ہے اور دور جدید میں انگریزی اصلاحوں کے ساتھ زیادہ چلن میں آچکی ہے جیسے ماڈرن آرٹ، فائن آرٹ کہا جاتا ہے۔

مصوری کے اقسام اور ان کا تعلیم میں استعمال Types of Drawing activity uses for Education

i. حافظہ کے مصوری — Memory Drawing

ii. آبجیکٹ ڈرائنگ — Object Drawing

iii. ہاتھ کی ڈرائنگ — Free Hand Drawing

iv. جامٹری کی ڈرائنگ — Geometrical Drawing

v. خطاطی کے نمونے — Letter Drawing

vi.		کارٹون ڈرائنگ		Cartoon Drawing

حافظہ کی مصوری (Memory Drawing)

Memory Drawing سے مراد کسی بھی قصے یا کہانی کو اپنے حافظہ کی مدد سے تصویری شکل دینے کو Memory Drwaing یا حافظہ کی مصوری کہا جاتا ہے۔ مثلاً مختصر کہانیاں، واقعات اور اقوال پر مبنی قصے وغیرہ کو تصویری شکل دینا۔

Memory Drawing کی تعلیمی اہمیت:

کمرہ جماعت میں موثر تدریس کے لئے خاص کر ابتدائی جماعتوں میں کہانی کے ذریعہ بعض اسباق کی تدریس کی جاتی ہے۔ اس تدریس کے ذریعہ کہانیوں کی تصویری شکل میں منظر کشی کی جاتی ہے۔ ابتدائی جماعتوں میں طلبا کہانیوں کے سننے کے شوقین ہوتے ہیں لہٰذا انہیں دو طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں ایک سماعت دوسری بصارت سے۔ خاص کر ایسے مضامین جس کے عنوانات کسی حکایات یا کہانیوں پر مستمل ہوتے ہیں قصہ گوئی کے طریقہ تدریس میں اس ڈرائنگ کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

Memory Drawing بنانے کے تکنیک اور طریقے:

مقاصد: رنگ یا پنسل کی مدد سے چھوٹی چھوٹی کہانیوں کا انتخاب کیا جات ہے اور اُسے کسی نہ کسی عنوان کے تحت پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں طلبا بصارت کے ذریعہ سے Memory Dra کو سیکھنے میں اور مختلف کہانیوں کے حصوں کو تصویری شکل میں دیکھ کر اکتساب حاصل کرتے ہیں۔ جس سے طلبا میں موثر اکتساب بھی حاصل ہوتا ہے۔

Apparatus: رنگین یا سفید (i) Drawing Sheets (ii) Brushses (iii) Colours (iv) Colour Tray (v) Pencil

موجودہ تعلیمی نظام طفل مرکوز ہے اس میں Art Based Method اور مثالوں پر مبنی تدریس کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ اس میں طلباء کو پوری پوری آزادی کے ساتھ انہیں جذبات، خیالات کے اظہار خیال کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

Procedure: سب سے پہلے جس کہانی یا تصویر کو بنانا ہے اُسے ایک صاف وشفاف Drawing Sheet پر 2H پنسل کو استعمال کرتے ہوئے ابتدائی خاکہ بنایا جاتا ہے۔ پھر پورے مناظر کو مکمل تصویری شکل دینے کے بعد اس میں رنگوں کا استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بعد آؤ ٹ لائن بنا کر 2H پنسل کے نشانات کو مٹا دیا جاتا ہے اور آخر میں Sheet کے اطراف باڈر بنایا جاتا ہے۔

آبجیکٹ ڈرائنگ (Object Drawing)

Object ڈرائنگ یا مصوری اس قسم کی ڈرائنگ کو بھی پنسل اور مختلف رنگوں کی مدد سے کی جاتی ہے۔ اس میں چند ایسے نمونے نظروں کے سامنے رکھ دیئے جاتے ہیں جو گھریلو استعمال میں آنے والی چیزیں ہوتی ہیں۔ مثلاً تدریسی آلات، پھل، پھول، گھر میں استعمال ہونے والی چیزیں جیسے برتن، ڈنر سیٹ، گلدستہ وغیرہ۔ اس قسم کی ڈرائنگ کو Object Drawing کہا جاتا ہے۔

Object Drawing کی تعلیمی اہمیت:

ابتدائی جماعتوں سے لے کر ثانوی جماعتوں تک طلبا کو اس قسم کی ڈرائنگ کی مشق کروائی جاتی ہے۔ جس میں مختلف قسم کے تعلیمی تجربات مشاہدات وغیرہ کو دیکھ کر اُس کی عکاسی کرنا ہوتا ہے۔ سائنس اور ریاضی اور دوسرے مضامین میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

Object Drawing بنانے کے طریقے اور تکنیکس

مقاصد: طلبا میں اس قسم کی ڈرائنگ کے ذریعہ آرٹ سے دلچسپی پیدا کی جاسکتی ہے۔ تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔ طلبا میں رنگوں کا استعمال کیسے کیا جاسکتا ہے 2D البعادی اور 3D سہ البعادی اشیاء میں تبدیل کرنے کے مہارتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

:Appratus

رنگین Drawing Sheets مختلف قسم کے رنگوں کے بوتل یا رنگین پنسل وغیرہ اس کے ساتھ ساتھ برش، Colour Tray وغیرہ کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

طریقہ (Procedure):

اس ڈرائنگ کو بنانے کے لئے رنگین یا سفید Sheets کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بھی Object ہوتا ہے اُسے دیکھ کر اس کی عکاسی کی جاتی ہے۔ پہلے پنسل سے اس کا خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔ پھر مختلف رنگوں کو استعمال کرتے ہوئے اس ڈرائنگ کو مکمل کرلیا جاتا ہے۔

Free Hand Drawing

اس قسم کی مصوری میں سادہ ہاتھ یعنی بغیر کسی مصوری کے آلات کے استعمال کی جانے والی ڈرائنگ یا مصوری کو Free Hand Drawing کہا جاتا ہے۔ اس Drawing میں پنسل، چاک، قلم وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً سماجی علوم میں مختلف دنیا کے نقشے، چارٹس اور دوسرے Diagram میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

فری ہینڈ ڈرائنگ کی تعلیمی اہمیت

کسی بھی معلم کو اس ڈرائنگ کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ اس کا تعلق تمام مدرسہ کے مضامین سے ہوتا ہے اور ہر معلم کو دوران تدریس Writing Skill یعنی لکھنے کی مہارت کا ہونا ضروری ہوتی ہے اس کے ساتھ ساتھ مختلف مضامین میں پائے جانے والے مختلف اشکال کی عکاسی بھی اسی ڈرائنگ کی مدد سے کی جاتی ہے۔ جب سے طلبا میں موثر تدریس کے ساتھ ساتھ سبق سے دلچسپی بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔

Geometrical Drawing

اس ڈرائنگ کا تعلق مضمون ریاضی سے ہے مضمون ریاضی میں خاص کر جامٹری کے اشکال کو آلات کی مدد سے جیسے Square Set، Compas اور Scale سے پیمائش کے ذریعے اس Drawing کو بنایا جاسکتا ہے۔ فن تعمیر میں بھی اس کو کافی اہمیت حاصل ہے اس کے علاوہ کشیدہ کاری میں بھی اس کے ڈیزائین بنتے ہیں۔

Geometrical Drawing کی تعلیمی اہمیت

خصوصی طور پر ریاضی میں جامٹری کے مختلف اشکال کی مصوری اسی کی تحت ہوتی ہے مثلاً دائرہ، مثلث، مستطیل، منحرف، مخروط Geometriccal Consturctions ہوتے ہیں ان تمام میں اس Drawing کا استعمال ہوتا ہے۔

خطاطی/خوبصورت خطاطی کے نمونے (Littering Drawing)

اس ڈرائنگ میں خوش نویسی کو اہمیت حاصل ہے، خوش نویسی کے ذریعہ اقوال، اشعار، کو سلیقہ کے ساتھ مصوری کرنا Littering Drawing کہلاتی ہے۔

Littering Drawing کی تعلیمی اہمیت

تعلیم میں خاص کر لکھنے کی مہارت کو فروغ دینے کے لئے یہ ڈرائنگ کافی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اس ڈرائنگ کے ذریعہ سے سبق کے عنوانات لکھے جاتے ہیں۔ اقوال زریں لکھے جاتے ہیں۔ منتخب اشعار کو بھی خوبصورتی کے ذریعہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

Cartoon Drawing

کارٹون ڈرائنگ سے مراد ماحول میں پائے جانے والے جانور، پودے، اوزار، آلات اور انسان کی اصلی شکل کو چھوڑ کر تصوراتی یا خیالی شکل پیش کرنے کو Cartoon Drawing کہا جاتا ہے۔

2.4 بصری فنون برائے خود اظہار، مشاہدہ اور استحسان

کارٹون ڈرائنگ کی تعلیمی اہمیت

ابتدائی جماعتوں میں معلمین کو مختلف چھوٹی چھوٹی کہانیوں کو اکائیوں میں تقسیم کر کے اوران کہانیوں کو مختلف قسم کے کارٹون کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہے۔طلبا خاص کر چھوٹی جماعتوں کے اس ڈرائنگ کو کافی پسند کرتے ہیں۔جس سے موثر محرکہ پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

Different Materials of Visula Arts, Rangoli, Pastels, Posters, Clay, Paintings

رنگولی (Rangoli)

ہندوستانی تہذیب اور سماج میں قدیم زمانے سے ہی مختلف تہواروں جیسے قومی تہوار ہو یا مذہبی تہوار ان دونوں ہی تہواروں میں رنگولی بنائی جاتی ہے۔خاص کر اپنے گھر کے سامنے صحن میں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔رنگولی کا مطلب خود مختلف رنگوں کے بیل بوٹے جو دائری شکل اور مربع شکل میں ترتیب دئے جاتے ہیں۔اس کے پکے رنگ نہیں ہوتے ،رنگولی عارضی مصوری کہلاتی ہے۔اس کا تحفظ نہیں ہوسکتا ہے خاص کر قومی تہواروں کے موقع پر مدرسے کے میدان میں اس کی نمائش کی جاتی ہے۔جس میں طلبا اور اساتذہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

مدرسہ کے مختلف کلچرل پروگرامس میں رنگولی کے مقابلوں کو بھی منعقد کیا جاتا ہے۔طلبا بہت دلچسپی کے ساتھ اس میں حصہ لیتے ہیں اور مختلف رنگوں کو استعمال کر کے بہترین ڈیزائن تیار کرتے ہیں۔

رنگولی کی تعلیمی اہمیت

طلبا بڑھ چڑھ کر اس کے مقابلے میں حصہ لیتے ہیں اور اُن میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار اس فن کے ذریعہ ظاہر کرتے ہیں۔اس فن کے ذریعہ قومی ایجاد فروغ پاتا ہے۔مختلف تہواوں میں بلا مذہب ہر کوئی رنگولی کے مقابلوں میں حصہ لیتا ہے۔

2.5 بصری فنون میں مختلف طریقے

Using different method of Visual Arts, Printings, Block Printings, Collage, Clay Modelling,)

(Paper Cutting and Foldings

رنگوائی (Painting)

کسی بھی سیٹ یا شفاف سطح جس پر مختلف رنگوں کا استعمال ہوتا ہے اُسے Painting کہا جاتا ہے۔خاص طور سے پنٹنگ میں جو رنگ استعمال ہوتے ہیں چند پانی کے رنگ ہوتے ہیں جنھیں ہم Water Colour کہتے ہیں۔اُسی طرح سے Oil Paint اور کپڑوں پر رنگوائی کے لئے Fabric Paint استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ مختلف رنگوں کی Ink جو مصوری کی مناسبت سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔عام طور پر Painting کو حسب ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i. Still life paint

ii. Painting from Nature
iii. Cloth Painting
iv. Spray Painting
v. Thread Painting

Still Life Painting

اس قسم کی مصوری میں معلم طلبا کو 4B اور 6B پنسل کے ذریعہ ڈرائنگ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ بعد میں تصویر مکمل ہونے کے بعد انہیں مختلف رنگوں کے استعمال سے پنٹنگ کی جاتی ہے۔ خاص طور پر اس قسم کی ڈرائنگ میں گھریلو استعمال کی چیزیں، کتابیں وغیرہ کو کسی سطح مقام پر رکھا جاتا ہے اور اس کو تصویری شکل دی جاتی ہے بعد میں اس میں پائے جانے والے رنگوں کو اور Shades کو ملایا جاتا ہے۔

Still Life Painting کی تعلیمی اہمیت

اس پنٹنگ سے طلبا میں تخلیقی صلاحتوں کو بڑھاوا دیا جاسکتا ہے۔ طلباء اپنے قوت حافظہ کی مدد سے مختلف Objects کو دیکھتے ہیں اور اُن کی نقل کے ذریعہ اُس کے تصویر کشی کرتے ہیں۔

قدرتی ماحول سے اخذ کی گئی پنٹنگ (Painting from Nature)

قدرتی ماحول سے مراد ندیاں، سمندر، پہاڑ، درخت، پھول، پودے، خوبصورت کلیاں، گھاس کے میدان وغیرہ کو دیکھنا اور اُس کی تصویر کشی کرنا مختلف پھول اور اُن کے قدرتی رنگوں کو دیکھ کر اس کی عکاسی کی جانے والی پنٹنگ کو Painting from Nature کہا جاتا ہے۔

Painting from Nature کی تعلیمی اہمیت

مختلف مضامین سائنس، سماجی علوم وغیرہ ان تمام مضامین میں اس طرح کی ڈرائنگ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مختلف پتے اور جڑ، پھول، تنا اور ان کے قدرتی رنگ، سماجی علوم میں قدرتی ماحول جیسے پہاڑ، دریا، جھرنے وغیرہ کو مختلف رنگوں سے پنٹنگ کی جاتی ہے جس سے طلبا میں Painting سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور اسباق کو آسانی سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ طلبا میں تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے اور قدرت میں پائے جانے والے مناظر کی تصویر کشی کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کپڑے پر رنگولی (Cloth Painting)

اکثر کپڑوں پر جو رنگولی کی جاتی ہے وہ Water Proff Colour یعنی پانی سے خراب نہ ہونے والے رنگوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اُسے Cloth Paint کہا جاتا ہے۔ اکثر کپڑوں پر رنگولی مختلف بیل بوٹے کے نمونے اور مختلف ڈیزائین بنائے جاتے ہیں۔ کپڑوں کے رنگ کے لحاظ سے اُس پر خوش نما Painting کی جاسکتی ہے۔

Cloth Painting کی تعلیمی اہمیت

طلبا میں ذوق سلیم اور جمالیات کے اظہار کا ذریعہ آرٹ ہوتا ہے۔ لہٰذا طلبا میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کا بہترین طریقہ پنٹنگ ہے، خاص طور سے لڑکیوں کے لئے کپڑوں کی رنگولی کافی دلچسپ ہوتی ہے۔ طالبات اس قسم کی Painting میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔

Spray Painting

کسی برش یا مشین کے ذریع ہوا کے برسٹر کے ذریعہ جو پنٹنگ کی جاتی ہے اُسے Spray Painting کہا جاتا ہے۔ خوبصورت نمونے، مختلف

گھریلو استعمال کی چیزیں، قدرتی مناظر وغیرہ کو اس پنٹنگ کے ذریعہ خوش اسلوبی سے کیا جاسکتا ہے۔اس میں رنگ ہوا کے ذریعہ منشر ہوتے ہیں اور تصویری شکل اختیار کرتے ہیں۔

Spray Paintings کی تعلیمی اہمیت

اس پنٹنگ کو طلباء Tooth Brush کے ذریعہ Drawig Sheet پر رنگوائی کرتے ہیں۔مختلف مضامین سے تعلق رکھنے والے مناظر، قدرتی چیزوں وغیرہ کو اپنی تخلیقی صلاحیت کی بنا پر پنٹنگ بنانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ان میں کام کرنے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔

Thread Painting

اس پنٹنگ کو دھاگے کی مدد سے انجام دیا جاتا ہے لہٰذا اسے Thread Painting کہا جاتا ہے۔دھاگوں کو مختلف رنگوں میں ڈبویا جاتا ہے اور اُسے صاف شفات پر پنٹنگ کی جاتی ہے۔خوبصورت پھول، بارش کا منظر وغیرہ اس قسم کی پنٹنگ میں بہت خوبصورت لگتے ہیں۔

Thread Painting کی تعلیمی اہمیت

خاص کر طلبا میں جمالیاتی جذبہ پیدا ہوتا ہے اس پنٹنگ کے بنانے میں ایک دوسرے کی مدد حاصل ہوتی ہے اور طلبا خوشی خوشی دھاگوں کی مدد سے نئی نئی اشکال جن کا اُن کے ذہن میں گمان بھی نہ ہو بناتے ہیں بعد میں پنٹنگ کے مختلف نئے نئے اشکال وجود میں آتے ہیں طلبا اس پنٹنگ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کولاژ (Collage Making)

سجاوٹی اشیاء میں کولاژ (Collage) کو کافی اہمیت حاصل ہے۔مدرسہ کے ماحول میں مختلف قومی تہوار یا خوشی کے موقعوں پر اس کی مدد سے تصویر کشی کی جاتی ہے۔

کاغذ: رنگین کپڑے کے ٹکڑے، سوکھے پتے، تیلی کی کاڑیوں کی استعمال سے بنائی جانے والی تصویر کو ہم کولاژ کہتے ہیں۔ان چیزوں کی مدد سے بچوں کے کھلونے اور دلکش تصاویر وغیرہ کو بخوبی Collage کے ذریعہ سے تیار کیا جاسکتا ہے۔

کولاژ بنانے کا طریقہ

مختلف چیزوں کو استعمال میں لاتے ہوئے اس کو ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

- ☆ ماچس کی تیلیوں کو کسی مقوے پہ چسپاں کرتے ہوئے اشکال بنائے جاسکتے ہیں۔
- ☆ سوکھی گھاس، دال کے دانوں وغیرہ کے استعمال کے ذریعہ تصویر بنائی جاتی ہے۔
- ☆ رنگین میگزین کے ٹکڑوں کو لےکر کوئی تصویر بنائی جاسکتی ہے۔
- ☆ پنسل کے تراشوں کو لےکر کوئی ڈیزائن بنایا جاسکتا ہے۔
- ☆ Thermocol Boll کی مدد سے کسی تصویر کو بنایا جاسکتا ہے۔
- ☆ ریتی کے ذریعہ کوئی تصویر بنائی جاسکتی ہے۔
- ☆ ہاتھ کے چوڑیوں کے ٹکڑوں کو جوڑ کر خوبصورت ڈیزائن بنایا جاسکتا ہے۔

ان تمام چیزوں کو بنانے میں Fevicol یا گم (Gum) کا استعمال کیا جاتا ہے اور ایک بہترین کولاژ بنا کر تیار کیا جاسکتا ہے۔

کولاژ بنانے کی تعلیمی اہمیت

اس سے طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔ طلبا بے کار رنگین کاغذ، کپڑے یا دیگر سامان کی مدد سے بہترین مصوری انجام دے سکتے ہیں۔ جس سے ان میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔

مٹی کے نمونے بنانا(Clay Modilling)

طلبا میں شروع سے ہی یہ فطری صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ وہ مٹی سے کھیلنا پسند کرتے ہیں اور مٹی کے کھلونوں کی تیاری میں حصہ لے کر مہارتوں کی تخلیق کرتے ہیں۔ مٹی کے نمونے بنانے میں کسی خاص قسم کی تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مٹی کے ذریعہ جو چیزیں بنائی جاسکتی ہے ان میں چکنی مٹی کے علاوہ مٹی میں گوند کو ملایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ گیہوں کے آٹے کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، مختلف قسم کے کھلونے تیار کئے جاسکتے ہیں۔

مختلف ذہنی سطح سے تعلق رکھنے والے طلبا اپنی ذہانت کا استعمال کر کے بہتر سے بہتر نمونے تیار کر سکتے ہیں۔ مٹی سے تیار کئے جانے والے کھلونوں پر نقش ونگار کے لئے مختلف اشیاء کو استعمال میں لا کر جیسے بوتل کے ڈھکن، ماچس کی تیلیوں کا استعمال کرتے ہوئے بہترین ڈیزائن ڈالا جاسکتا ہے۔ مٹی سے تیار کئے جانے والے کھلونوں کو رنگ کرنے کے لئے اسے سب سے پہلے اچھا سکھایا جاتا ہے۔ مٹی سوکھنے کے بعد اس پہ پوسٹر کلر یا Achrilic Colour کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مٹی کے نمونے تیار کرنے کا طریقہ

مٹی سے ماڈلس یا نمونے بنانے کے لئے پہلے مٹی کو اکٹھا کیا جاتا ہے پھر اسے چھان لیا جاتا ہے پھر اس میں گوند وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے تا کہ مٹی ٹوٹنے نہ۔ جب ماڈل مکمل شکل اختیار کرتا ہے تو اسے ڈھونڈی چھاؤں میں سکھایا جاتا ہے کیونکہ دھوپ کی گرمی سے اس میں تڑک آنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ جب یہ ماڈل سوکھ جاتے ہیں تو انہیں مختلف رنگوں کے استعمال سے بچایا جاتا ہے اور اشیاء کے مطابق حقیقی رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

Paper Cutting and Folding

کاغذ کی کٹنگ اور تہہ (Folding) کرنا بھی بہت خوبصورت فن ہے خاص کر قومی تہواروں میں کمرہ جماعت کی سجاوٹ، قومی جھنڈے کی سجاوٹ میں Paper Cutting کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ خوبصورت ڈیزائن بھی رنگ برنگی کاغذ کی کٹنگ کے ذریعہ بنائے جاسکتے ہیں۔ دروازوں اور کھڑکیوں پر کاغذ کے نمونے بہت خوبصورت نظر آتے ہیں اس کے علاوہ مدرسے کے میدان کو سجانے کے لئے مختلف رنگ کے جھنڈیوں کو کاٹ کر لٹکایا جاتا ہے۔

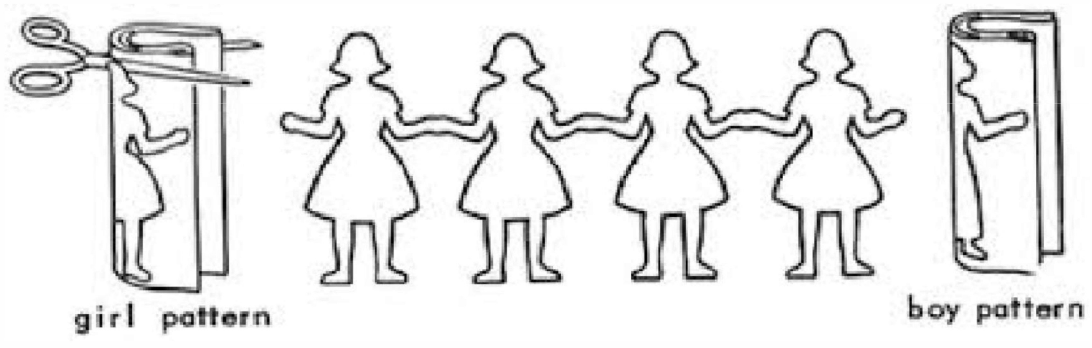

Paper Cutting

Paper Folding

کاغذ کو تہ کر کے مختلف چیزوں کو بنایا جاسکتا ہے خاص کر ابتدائی جماعتوں میں کاغذ کی کشتی اور کاغذ کے پھول، بیل اور دوسرے خوبصورت نمونے بنائے جاسکتے ہیں۔رنگ برنگی کاغذ کے استعمال سے ماڈلس یا نمونے بھی تیار کئے جاسکتے ہیں۔مختلف قسم کی رنگ برنگی تیلیاں اور مختلف پھولوں کو بھی کاغذ کے ذریعہ سے بنایا جاسکتا ہے۔جو دیکھنے میں دلکش نظر آتے ہیں۔

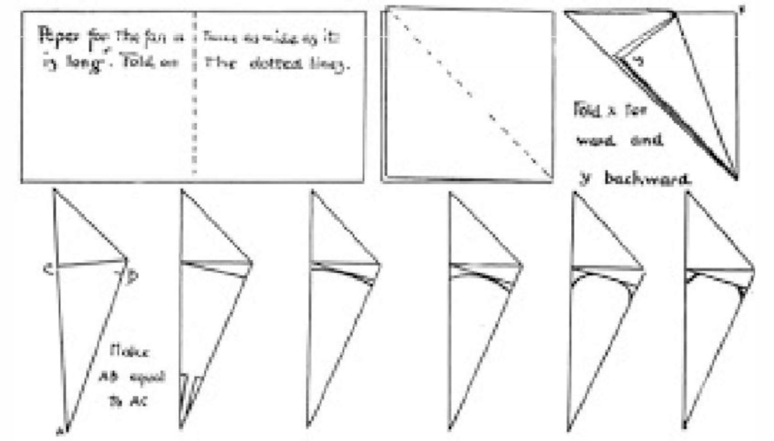

Paper Folding

2.6 فرہنگ

مٹی	Clay
رنگین پوڈر کے ذریعہ مصوری کرنا	Rangoli
مصوری	Drawing
رنگوائی	Painting

2.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

1. بصری فنون سے کیا مراد ہے۔تعلیم اس کی اہمیت بتائیں۔

.2 بصری فنون کے مختلف طریقہ کون کون سے ہیں۔

.3 ریاضی میں استعمال ہونے والی کون سے بصری فن ہیں۔

.4 مختلف ڈرائنگ کے اقسام بیان کریں۔

.5 فنون جمالیات کا اظہار ہوتا ہے واضح کیجئے۔

2.10 سفارش کردہ کتب

1. Art Education, Teachers Hand Book. NCERT, New Delhi
2. Art Education ۔ V. Krishna Chayulu

.3 محمد مطیع الغفار

''تدریس مصوری''، ایجوکیشن بک ہاؤس، علی گڑھ

Thread Painting

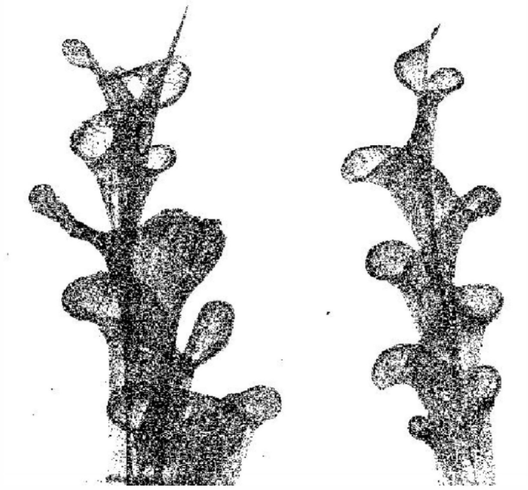

Waste Pancil Material

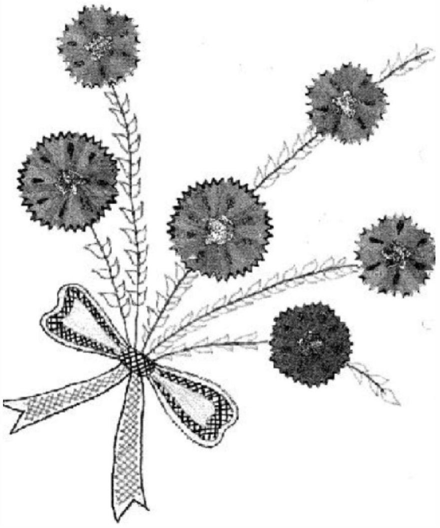

اکائی: III تعلیم اور مظاہراتی فنون
Performing Arts and Education

ساخت

3.1 تمہید Introduction

3.2 مقاصد Objectives

3.3 ڈرامہ بحیثیت ذریعہ تعلیم

3.4 مقامی مظاہراتی فنون کی شناخت اور درس وتدریس میں ان کا ارتباط

(Identification of local performing Art forms and their integration in teaching-learning)

3.5 سمعی/موسیقی، رقص، کٹھپتلی تھیئٹر اور آرٹ کی شکل میں

(Listening/Viewing performing Art form of Music, Dance, Puppetry and Theatre)

3.6 تشخیص کی حکمت عملی: آرٹ کے مختلف شکلوں کا اندازہ

(Evaluation strategies: Assessing the different forms of Art)

3.7 فرہنگ

3.8 یاد رکھنے کے اہم نکات

3.9 مثالیں تصویروں میں

3.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

3.11 سفارش کردہ کتب

3.1 تمہید

اس اکائی میں مظاہراتی فنون کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے، اس کے علاوہ ڈرامہ اور اس کی تعلیمی اہمیت کو جانیں گے اور اس کا تعلیمی اطلاق سمجھیں گے۔ مقامی اور مظاہرتی فنون کی شناخت بھی کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ موسیقی، رقص، کٹھپتلی اور تھیئٹر آرٹ کے بارے میں بھی مفصل معلومات حاصل کریں گے۔

3.2 مقاصد:

اس اکائی کے اختتام پر آپ اس قابل ہونگے کہ:

(1) مظاہراتی فنون کی مختلف اشکال کو سمجھ سکیں۔

(2) مظاہراتی فنون کی اہمیت وافادیت کو سمجھ سکیں۔

(3) ''ڈرامہ''، رقص، موسیقی، کٹھ پتلی کی تعلیمی افادیت سے واقف ہوسکیں۔

3.3 ڈرامہ بحیثیت ذریعہ تعلیم

ڈرامے کی تعریف:

ڈرامہ ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی ''کر کے دکھانا ہے''۔ یہ ایک ایسی صنفِ ادب ہے جس میں انسانی زندگی کی حقیقتوں اور صداقتوں کو اسٹیج پر نقل کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہے۔ ڈرامہ کو ادب سے جڑا ہوا Performing Literature کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسا ادب جس کو مختلف فنونِ لطیفہ جیسے موسیقی، گیت، رقص اور مصوری کی مدد سے زیرِ عمل لایا جاتا ہے۔

یوں تو ڈرامہ کی کئی تعریفیں ہیں، کچھ اہم تعریفیں درجہ ذیل ہیں۔

i. ڈرامہ دراصل عمل کی نقل ہے یعنی ڈرامہ عمل ہے اور عمل ڈرامہ۔

ii. ڈرامہ ادب کی وہ صنف ہے جو تھیئٹر اور مطالعے کے لئے لکھی جاتی ہے۔

iii. مکالموں کی شکل میں لکھی گئی بیانیہ تحریر جو ریڈیو، ٹیلی ویژن اور سنیما کے لئے ہوتی ہے۔

ڈرامہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

i. اسٹیج پر پیش کرنے والے ڈرامے: مثلاً انارکلی، شہید ناز، مار آئین۔

ii. مطالعہ گاہ Closet Drama کے ڈرامے: مثلاً جان ملٹن کا ڈرامہ Samson Agonistes وغیرہ۔

ڈرامہ کی ابتداء نقالی سے ہوئی۔ نقالی انسان کی جبلت میں داخل ہے، بچے بولنے، چلنے، کھانے، پہننے میں نقل کرتے ہیں۔ وہ کھیل کھیل میں کبھی چور بنتے ہیں تو کبھی بادشاہ، کبھی گڈے گڑیوں کے ماں باپ، وہ ہر معاملے میں اپنے بڑوں کی نقل کرتے ہیں۔ قدیم زمانے میں انسان دیوی دیوتا کو خوش کرنے کے لئے ان کے سامنے ناچتا گاتا تھا، شکار کی خوشی میں اور جنگ میں حوصلہ بڑھانے کے لئے بھی وہ ناچتا تھا۔ وہ اس ناچ اور گیت کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کرتا تھا۔ جب اس کا شعور پختہ ہونے لگا تو وہ روزمرہ کے حالات، حادثات اور مختلف تصورات کو رقص کے ذریعے پیش کرنے لگا۔ نقاروں نے اسے ''زندگی کی نقل''، ''فطرت کی نقالی'' اور ''انسانی زندگی کی عملی تصویر'' قرار دیا۔ یہاں سے ڈراما کی ابتداء ہوتی ہے اور ڈرامے کی تعریف اس طرح کی گئی:

''ڈرامہ ایک آئینہ ہے جس میں فطرت کا عکس نظر آتا ہے''۔

''ڈرامہ ایسی صنف ادب ہے جس میں انسانی زندگی کی حقیقتوں اور صداقتوں کو اسٹیج پر نقل کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے''۔

ہندوستان کے مشہور اردو ڈرامہ نگار اور اُن کے ڈراموں کی خصوصیات:

ہندوستان میں ڈرامہ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ ڈرامے کے ذریعہ انسانی زندگی کی حقیقتوں اور صداقتوں کو اسٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔

ہندوستان کی سرزمین ڈرامہ نگاری کے لئے بڑی زرخیز رہی ہے۔ آزادی کے بعد اور آزادی سے پہلے کئی ڈرامہ نگاروں نے بے مثال ڈرامے تحریر کئے ہیں۔ آزادی سے پہلے ڈرامہ کے موضوعات لطف اندوزی اور داستانیں مجید العبقول واقعات وغیرہ تھے۔ جب آزادی کے بعد جو ڈرامے تحریر کئے گئے تو اُن کے موضوعات بٹوارے کے سبب پیدا ہونے والے قومی مسائل تھے۔ ہندوستان میں یوں تو کئی ڈرامہ نگار گزرے ہیں۔ لیکن مشہور ڈرامہ نگار کے نام ذیل میں دئے گئے ہیں۔

i. آغا حشر کاشمیری

ii. آغا حسن امانت

iii. کرشن چندر

iv. عصمت چغتائی

v. اشتیاق حسین قریشی

vi. عشرت رحمانی

vii. پروفیسر محمد مجیب

viii. مولوی سید ابوالفضل

اردو کا سب سے پہلا ڈرامہ واجد علی شاہ نے 42-1841ء میں لکھا۔ انہوں نے اپنے اس ڈرامہ کا نام ''رادھا کنہیا'' رکھا۔ اس ڈرامہ کو لکھنؤ کے شاہی محل میں پیش کیا گیا۔ اس ڈرامہ کا ایک مربوط پلاٹ ہے۔ اس ڈرامے کے کردار ''رادھا اور کنہیا'' ہیں۔ یہ ڈرامہ عوام میں بہت زیادہ مشہور و مقبول ہوا۔ اس ڈرامہ کو پہلا ڈرامہ کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد 1852ء میں تحریر کئے گئے ڈرامہ ''اندر سبھا'' کو اردو ڈرامہ کا نقطہ آغاز کہا جاتا ہے۔ اس ڈرامہ کا آغاز حسین امانت نے تحریر کیا ہے۔ اس ڈرامہ کا اثر اردو ڈراموں پر کچھ اس طرح ہوا کہ عرصہ دراز تک اس ڈرامہ کی فنی اور تخلیقی روپ کی نقل ملتی ہے۔

1864ء میں ''اندر سبھا'' کو ممبئی میں پیش کیا گیا۔ اس ڈرامہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ اس ڈرامے نے اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے جس سے متاثر ہو کر اردو کے کئی تجارتی تھیئٹر قائم ہوئے۔

ڈرامہ کو صحیح روپ دینے میں آغا زحسین کاشمیری نے اہم رول ادا کیا۔ آغا زحسین کاشمیری نے ساتھ ان کے ہم اثر بے تاب حسن لکھنوی طالب جو بنارسی اور سید ابوالحسن نے ڈرامہ تفریح عصر کو ختم کر کے حقیقت کے ڈراموں کو رہنمائی کی۔ آغا بشر نے اپنے ڈراموں سے دھوم مچا دی۔ ان کے ڈرامے عوام میں ہر دل عزیز اور مقبول ہوئے۔ آغا حشر نے اپنے ڈراموں کے ذریعہ لوگوں کے مزاج کو بدلنے میں ایک بڑا کردار ادا کیا۔ اپنے آخری دور میں اُنھوں نے اصلاحی ڈرامے بھی لکھے جو کافی پسند کئے گئے۔ آغا حشر ایک اچھے ڈرامہ نگار، شاعر اور انشا پرداز تھے۔

آغا حشر نے ڈرامے کو جس موڑ پر چھوڑا وہاں سے دوسرے ڈرامہ نگاروں نے اسے اور بلندیوں پر پہنچایا اور ڈرامہ کو فنی حُسن اور لطافت سے نوازا جس سے متاثر ہو کر بہت سے تعلیم یافتہ اور قابل لوگ ڈرامہ کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ جیسے پنڈت برج موہن دتا تریہ، امتیاز علی تاج، ڈاکٹر عابد حسین، پروفیسر محمد مجیب جنھوں نے حُبہ خاتون خانہ جنگی جیسے ڈرامے لکھے۔ ڈاکٹر عابد حسین کا سماجی ڈرامہ ''پردہ غفلت'' اور اشتیاق حسین قریشی کے ڈرامے میں ''دھوئیں کی پھانسی'' نے بڑا نام کمایا۔ ان ڈراموں میں عصری تقاضوں کے تحت سماجی مسائل کو پیش کیا گیا ہے۔

ڈراموں میں کردار کی اہمیت:

کردار نگاری ڈرامے کا ایک اور عنصر ہے، ڈرامہ میں جو مردوں اور عورتوں کے کردار ہوتے ہیں وہ ہماری دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔ کردار نگاری ایک مشکل فن ہے، ناول نگاری اور افسانہ نگاری کے مقابلے میں ڈرامہ نگار پر بہت سی پابندیاں ہوتی ہیں کہ اس کے کردار حقیقی ہوں اور بے جان نہ ہوں۔ کردار اپنے افکار اعمال گفتگو، لباس اور وضع قطع سے اپنے طبقہ کے نمائندہ معلوم ہوں۔ کرداروں کی تخلیق ڈرامہ کے پلاٹ اور اسٹیج کی ضرورت کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ ڈرامہ نگار اپنے کرداروں کو متعارف تک نہیں کروا سکتا۔

ڈرامے کے کردار اپنے قول وعمل سے خود کو متعارف کرواتے ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنے اوصاف ظاہر کرتے ہیں۔ ڈرامہ نگار کو ان کے کسی قول و عمل کی وضاحت کا اختیار نہیں ہوتا۔ مثلاً ناول نگار اور افسانہ نگار تو کرداروں کے بارے میں لکھ سکتا ہے کہ وہ کروڑ پتی ہے۔ اس کا مکان محل جیسا ہے یا وہ مفلوک

الحال ہے یا وہ اس کے اوصاف لکھتا ہے کہ وہ غصہ باور ٹھنڈے مزاج کا ہے وغیرہ لیکن ڈرامے میں یہ سب دکھانا پڑتا ہے۔ ڈرامہ نگار مداخلت نہیں کر سکتا۔ کردار اپنے اعمال اور اقوال سے اپنی سیرت واضح کرتے ہیں۔ ناول نگار اور افسانہ نگار مختلف واقعات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ کرداروں کے اعمال اور مکالموں کی تشریح کرتا ہے۔ مگر ڈرامے میں کردار خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنی شخصیت، ذات اور اوصاف کا ثبوت تماشائیوں کے روبرو پیش کرتا ہے۔ کردار اپنی اداکاری کے ذریعہ کہانی کو پیش کرتا ہے۔ کردار نگاری ہی کے ذریعہ ڈرامے کی فنی صلاحیتوں اور قدروں کا تعین کیا جاتا ہے۔ چونکہ عمل و حرکت کے بغیر ڈرامہ کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ کردار نگاری اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ کرداروں کی گفتگو ان کے اعمال و افعال حرکات و سکنات سے ایک طرف خود ان کی شخصیت ابھرتی ہے تو دوسری طرف پلاٹ میں ربط و ضبط برقرار رہتا ہے۔

ڈراموں کی وحدت:

پلاٹ کی ترتیب میں وحدتیں اہم رول ادا کرتی ہیں، وحدت زماں، وحدت عمل، وحدت مکاں اور وحدت تاثر کو ڈرامے کے فن کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔ وحدت زماں سے مراد ڈرامہ میں جو واقعہ بیان کیا جائے وہ زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا نہ ہو بہتر یہ ہے کہ چوبیس یا بارہ گھنٹوں میں واقعات پیش آ جائیں۔ وحدت زماں کا یہ مفہوم بھی ہوتا ہے کہ ڈرامہ زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا بھی ہو تو ڈرامے کے پیش کش سے تماشائی کو وقت کے گزرنے کا احساس ہونا چاہئے۔ گھنٹوں، دنوں، ہفتوں ہوئے واقعات کو سمیٹ کر مختلف مناظر میں پیش کیا جائے۔

وحدت عمل سے مراد ڈرامہ میں جو واقعہ پیش کیا جائے اس کے ضمنی واقعات اصل واقعے کی اہمیت بڑھانے کے لئے پیش کئے جائیں اس سے واقعے کا تاثر گہرا ہوگا۔ واقعات میں باہمی رشتہ ضروری ہے۔ مختلف قسم کے واقعات پیش کر کے ڈرامے کو اُلجھایا نہ جائے۔

وحدت مکاں کا مطلب یہ ہے کہ جو واقعات ڈرامہ میں دکھائے جائیں وہ ایسی جگہوں پر پیش آئیں جو ایک دوسرے سے زیادہ فاصلے پر نہ ہوں۔ تمام ڈرامہ ایک ہی مقام پر انجام پائے تو بہتر ہے اگر ایک منظر اور دوسرے منظر میں مقامات بدلتے ہوں تو وقت کا لحاظ رکھا جائے۔ وحدت تاثر پیدا کرنے کے لئے وحدت زماں، وحدت مکاں، وحدت عمل کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ڈرامہ میں وحدتوں کا خیال اس لئے رکھا جاتا ہے کہ اس کا مجموعی تاثر قائم رہے۔ انارکلی میں سورج کی ایک گردش کو پابندی نہیں کی گئی لیکن وقت کے رفتہ رفتہ گزرنے کا احساس پیدا کیا گیا ہے۔

ڈرامہ میں پیشکش کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ ڈرامہ کسی تصنیف کا نام نہیں ہوتا۔ مصنف، اداکار، ہدایت کار سب کی مشترکہ کوشش سے ڈرامہ بنتا ہے۔ ڈرامہ اسٹیج پر پیش کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ ناول نگار و افسانہ نگار کے مقابلے میں ڈرامہ نگار پر زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسے اسٹیج اور اداکاروں کی حدود کو پیش نظر رکھ کر ڈرامہ لکھنا پڑتا ہے۔ وہ اپنے کردار کو اداکاروں میں منتقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اداکار صرف مکالموں کو زبان سے ادا نہیں کرتے بلکہ چہرے کے تاثرات اور اپنے عمل سے بھی پیش کرتے ہیں۔ ڈرامہ کی کامیابی ہدایت کار کی صلاحیت اور اداکار کی ذہنی آمادگی پر منحصر ہوتی ہے۔ اسٹیج پر کام کرنے والوں میں ذمہ داری کا احساس اور باہمی تعاون ہے تو پھر ڈرامہ کامیاب ہوتا ہے ورنہ ڈرامہ بھونڈی نقالی بن کر رہ جاتا ہے۔

ڈرامہ کی تعلیمی اہمیت:

ڈرامہ کے ذریعہ طلباء کے نہ صرف دماغ کو تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ میں استعمال کیا جا سکتا بلکہ ان میں مثبت خیالات کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ڈرامہ طالب علموں کے مطالعہ کے طریقہ میں ایک مثالی توازن فراہم کرتا ہے۔ بچوں کا نظریہ ایک سمندر ہے جس کی وجہ سے عملی فنون کو سیکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

ڈرامہ کے ذریعہ طلبا میں مثبت اور تعمیری دونوں کے ساتھ ساتھ تنقیدی آرا کی قدر جاننے کے طور پر زندگی کی اہم مہارت کو حاصل کر پاتے ہیں۔ ڈرامہ کے ذریعہ زندگی کی بھرپور عکاسی کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس تخلیقی اظہار کے ذریعہ طلبا کو کمرہ جماعت میں ہی دنیا کو بہتر سمجھنے میں اور سیکھنے کے لئے بہتر ثانوی اسکول کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے پر دنیاوی چیلنجوں کے ساتھ سامنا کر سکتا ہے۔ کمرہ جماعت میں ڈرامہ کے ذریعہ طلبا کے درمیان تخلیقی سوچ اور نئی

تحقیقی تراکیب کو تیار کرنے میں مدد ہوتی ہے۔ڈرامہ کے کرداروں کے ذریعہ طلبا کے درمیان مواصلات کو تیز بنایا جاسکتا ہے تاکہ اُن میں ثقافتی قیادت کا جذبہ پیدا ہوسکے۔ڈرامہ کے ذریعہ طلبا میں اکتساب کو موثر بنایا جاسکتا ہے۔سیکھنے کے عمل میں جوش اور جذبہ کا عمل تیزی سے ہوتا ہے۔

درسی کتاب کے مضمون اور کہانیوں کو ڈرامہ کے ذریعہ آسانی سے سمجھایا، سکھایا جاسکتا ہے۔جس کے لئے طلبا ہمیشہ اپنے جوش کا اظہار کرتے ہیں طلباء اپنے جذبات کو ڈرامہ کے ذریعہ بہتر طور پر ظاہر کرتے ہیں۔اس لئے ڈرامہ کا اطلاق تعلیم میں اہم مانا جارہا ہے۔

3.4 مقامی مظاہراتی فنون کی شناخت اور درس وتدریس میں ان کا ارتباط

(Identification of local performing Art forms and their integration in teaching-learning)

ہندوستان ساری دنیا میں ایک ایسا واحد ملک ہے جس میں کثرت میں وحدت پائی جاتی ہے۔یعنی ہندوستانی تہذیب کی مثال دنیا میں مشہور ہے۔ ہندوستان کی ہر ریاست کا ایک اپنا مقام ہے۔ہر ریاست کے مخصوص رقص ہیں اور وہاں کے خصوصی مقامی فنون ہوتے ہیں اور ان فنون میں ہر ریاست ہر علاقہ اپنے فنون کی وجہ سے مشہور ہے۔مقامی مظاہراتی فنون جو حسب ذیل ہیں، مصوری، دست کاری، کٹھپتلی، موسیقی، ڈرامہ، فن خطاطی وغیرہ شامل ہیں۔

مصوری: اس میں تصاویر اتارنا، رنگ بھرنا وغیرہ ہوتا ہے۔

دست کاری: دست کاری میں ہاتھوں سے مختلف قسم کے ماڈل اور نمونے بنانا، پھول، بیل بوٹے بنانا، کپڑے پر کشیدہ کاری کرنا شامل ہے۔

رنگ بھرنا: مختلف اشکال میں رنگوں کی مدد سے رنگ بھرنا قدرت میں پائے جانے والے مختلف قسم کے تصاویر کی عکاسی کرنا اور اُسی سے تعلق رکھنے والے رنگوں کا استعمال کرنا شامل ہوتا ہے۔

کٹھپتلی: اس کھیل کے ذریعہ سے مختلف تاریخی واقعات کو کہانیوں کے ذریعہ پیش کرنا مختلف کردار کو ڈرامائی شکل میں ان پتلیوں سے کام لینا ہوتا ہے۔

موسیقی: موسیقی کے ذریعہ مختلف ہندوستانی قومی تہواروں میں قومی ترانے کا پیشکش ہوتا ہے۔بعض اوقات اچھی نظموں کو بھی موسیقی کے دھن پر گایا جاسکتا ہے۔

ڈرامہ: ڈرامہ بھی ایک مظاہراتی فن ہے جس میں مختلف قسم کے کردار کو نبھاتے ہوئے ہمہ اقسام کے قصے اور کہانیوں کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

فن خطاطی: (خوش نویسی) مظاہراتی فنون میں فن خطاطی کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے۔اقوال، اشعار، نظموں وغیرہ کو خوش نویسی سے پیش کیا جاتا ہے۔

مظاہراتی فنون اور اس کا تعلیمی رشتہ:

مظاہراتی فنون سے مراد ہم جو بصارت کے ذریعہ سے دنیا کی خوبصورتی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور انسانی جمالیات کا اظہار فن کے ذریعہ کرتے ہیں۔

تعلیم میں مظاہراتی فنون کو کافی اہمیت ہے۔موجودہ دور میں تعلیم طفل مرکوز ہے لہٰذا بچوں کی دلچسپیوں اور ضروریات کو مدِنظر رکھ کر تدریس کی جاتی ہے۔موثر تدریس کے لئے مظاہراتی فنون کافی اہمیت کا حامل ہوتے ہیں۔مظاہراتی فنون کا تعلق تقریباً ہر مضمون سے ہوتا ہے اور یہ فن اکتساب کو بہت ہی موثر بناتے ہیں۔

اس کے علاوہ کشیدہ کاری میں سجاوٹی اشیاء بنانا وغیرہ شامل ہیں۔مصوری کا تعلق مختلف مضامین سے بھی ہے جیسے سائنس سے، سماجی علوم سے، ریاضی سے، اردو ادب سے۔

مصوری کا تعلق سائنس سے: سائنس ایک ایسا مضمون ہے جس میں مصوری کی بہت ضرورت ہوتی ہے جیسے مختلف حشرات کی دورِ زندگی، انسانی دورِ زندگی مختلف نظام، مختلف پھول اور ان کے حصے، جڑ، تنا وغیرہ اس کے علاوہ مختلف تجربات میں استعمال ہونے والے آلات کو بھی مصوری کے ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔

مصوری کا تعلق سماجی علوم سے: سماجی علوم میں مختلف نقشے، طول بلد، عرض بلد، دنیا کی شکل، جغرافیائی حالات، Time Line Chart وغیرہ کے لئے مصوری کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

مصوری کا تعلق ریاضی سے: ریاضی میں مختلف قسم کے دائرے، مخروط مسدس' مخرف، مستطیل، مربع وغیرہ جیسے اشکال میں مصوری کی کافی اہمیت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ اردو ادب وغیرہ میں بھی مظاہراتی اور بصارتی دونوں فنون کی ضرورت ہوتی ہے۔ان فنون کی مدد سے طریقہ تدریس کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ موثر تدریس کا اہم ذریع بھی مختلف فنون ہیں۔ایسے اسباق جن سے طلبا دور بھاگتے ہیں انہیں بھی مختلف فنی سرگرمیوں کی مدد سے سبق کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے۔کیونکہ فنون انسانی جمالیات کا اظہار ہوتے ہیں اور ہر طالب علم میں کچھ نہ کچھ فنی صلاحیت موجود ہوتی ہیں انہیں صلاحیتوں کو مدِنظر رکھ کر معلم موثر تدریس دے سکتا ہے۔

3.5 سمعی/موسیقی، رقص، کٹھپتلی تھیئٹر اور آرٹ کی شکل میں
(Listening/Viewing performing Art form of Music, Dance, Puppetry and Theatre)

ہندوستانی تہذیب میں قدیم زمانے سے ہی مختلف فنون کی مثالیں ہم کو ملتی ہیں۔ ہندوستانی تہذیب اور فنون کا گہرا تعلق ہم کو معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے تہذیب کے ابتدائی دنوں سے ہی موسیقی، لوک رقص اور ڈرامہ ہماری ثقافت کا ایک اٹوٹ حصہ رہا ہے۔ابتداء میں یہ وسائل مذہبی تبلیغ اور سماجی اصلاحات کے لئے استعمال کئے جاتے تھے جس میں موسیقی اور رقص کو مقبولیت ملی۔ابتدائی زمانے سے درمیانی زمانے تک فنون عوام کو تعلیم پہنچانے کا ایک اہم ذریعہ بنا ہوا ہے۔دور حاضر میں یہ فنون تفریح (Entertainment) کے وسائل کے طور پر مشہور ہیں۔

آرٹ/فن کا تصور:

''فن جمالیاتی اعتبار سے انسانی ذہن کی تمام خصوصیات کا اظہار ہے''۔

"Art is Expression of all Characteristics of Human Mind Aesthetically".

مظاہراتی فنون (Performing Arts)

مظاہراتی فنون (Performing Arts) فن کی وہ قسم ہے جس میں فنکار اپنی آواز، ثقافت، اور جسمانی حرکات سے مختلف جذبات وخیالات کا فنی اعتبار سے اظہار/مظاہرہ کرتا ہے۔

مظاہراتی فنون کی قسمیں

مظاہراتی فنون میں خصوصی طور پر رقص، موسیقی، تھیئٹر اور اس سے مطابق فنون کا شمار ہوتا ہے اور جادو، وہم (Mime)، کٹھپتلی، سرکس کے کھیل، گلوکاری اور بیان بازی اس فنون کے دوسرے اجزاء ہیں۔

مظاہراتی فنون کی ادائیگی کرنے والے کو فنکار (Artist) کہتے ہیں۔ یہ فنکار اداکار، جوکر، رقاص، جادو کرنے والا، موسیقی نگار، گلوکار وغیرہ ہیں۔ مظاہراتی فنون کے فنکار وہ بھی ہوتے ہیں جو اس فنکو پردے کے پیچھے سے سہارا دیتے ہیں۔ یہ فن کو پردے کے پیچھے سے سہارا دینے میں رہنمائی کرتے ہیں۔ جیسے شاعر اور تھیئٹر کے کنو ینر اجلاس میں مدد کرنے والا وغیرہ۔

موسیقی بطور مظاہراتی فن اور اس کی قسمیں (Music as Performing Art and its forms)

موسیقی مظاہراتی فن کی وہ قسم ہے جس میں آواز کی تخلیق کے لئے دل اور پاؤں اور حرکات کو یکجا کیا جاتا ہے۔اس کا مظاہرہ مختلف آلات اور طرزوں سے کیا جاتا ہے۔موسیقی کو ہندوستانی پس منظر میں دیکھا جائے تو موسیقی کی مندرجہ ذیل درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

1. کلاسیکل موسیقی یا شاستریہ سنگیت

2. نیم کلاسیکل موسیقی

3. سُگم موسیقی یا سُگیت

1. کلاسیکل موسیقی یا شاستریہ سنگیگ

کلاسیکل موسیقی کے دو روایت ہندوستان میں مشہور و مقبول ہیں۔

i. ہندوستانی موسیقی ii. کرناٹکی موسیقی

i. ہندوستانی موسیقی: ہندوستانی موسیقی جو شمالی ہندوستان میں مقبول اور رائج ہوئی۔ یہ مغل بادشاہوں کی پناہ میں پروان چڑھی اور اس میں جمالیاتی حس یا شرنگار رس مزید دکھائی دیتا ہے۔

ii. کرناٹکی موسیقی: کرناٹکی موسیقی جنوبی ہندوستان میں مقبول اور رائج ہوئی۔ یہ جنوبی ہندوستان کے مندروں میں پران چڑھی اواس لئے اس میں حقیقی حس یا بھکتی رس کی جھلک دکھائی دیتی ہیں۔

2. نیم کلاسیکل موسیقی

نیم کلاسیکل موسیقی میں ٹھمری، ٹھپا، ہوری، کجری وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

3. سُگم موسیقی یا سُگیت

سُگم موسیقی عام طور پر عوام میں مقبول ہے جیسے بھجن، غزل، ہندوستانی فلمی نغمیں، موسیقی عوامی/لوک گیت وغیرہ۔

☆ موسیقی کے سمعی و بصری قسمیں:

i. ریکارڈیڈ یا محفوظ کردہ موسیقی: ریکارڈیڈ موسیقی سے مراد ایسی موسیقی جس کا مظاہر ریکارڈ کیا جائے اور اسے مختلف آلات کے ذریعہ محفوظ (Record) کرتے ہے کہ اُسے بار بار سماعت کر سکے۔ اس قسم میں سامعین اپنی پسندیدیہ موسیقی کو اپنے لحاظ سے مختلف آلات کے ذریعے سنتے ہیں جیسے کیسیٹ، سمعی ٹیپ، ریڈیو، CD، DVD وغیرہ، ریکارڈیڈ موسیقی سمعی بصری بھی ہوسکتی ہیں۔

ii. براہ راست موسیقی: اس موسیقی کا تعلق سماعت سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن موسیقی کی اس طرز میں ناظرین موسیقی کا لطف براہِ راست یعنی سمعی یا بصری طرز پر ہی لے پاتے ہیں۔ اپنی پسندیدہ موسیقی یا پسندیدہ فنکار کے مظاہرے کا لطف اٹھانے کے لئے یا تو تھیئٹر، محفلوں، مندروں میں جاتے ہیں یا براہ راست اپنے گھر میں بیٹھے ٹی وی (TV) پر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

چند مقبول موسیقی کی قسمیں/مثالیں:

i. کلاسیکل موسیقی و گلوکاری: کلاسیکل موسیقی گلوکاری کی ساخت ہے یہ ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائی کا اندازہ اس صنف کو سمجھنے والا ہی لگا سکتا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے راگ ہوتے ہیں اور انہیں راگوں کے ذریعہ فنکار اپنے جوہر دکھاتے ہیں۔ اس قسم کو بھی ریکارڈیڈ سنا جاتا ہے یا براہِ راست سُنا اور دیکھا جاسکتا ہے۔

ii. بھجن کاری: بھجن سُگم سنگیت کا ایک مقبول نمونہ ہے، اپنے خالق کی ثناء اور اس سے انسیت کا اظہار اس میں شمار ہوتا ہے۔ بھجن کا دونوں طریقوں سے یعنی سن کر اور دیکھ کر لطف لیا جاتا ہے۔

iii. فلمی نغمیں اور گلوکاری: دور حاضر میں ہندوستان میں سب سے زیادہ مقبولیت پانے والا موسیقی و گلوکاری کا صنف فلمی نغمے ہیں۔ ہندوستانی سنیما کے ابتدائی دور میں کلاسیکل موسیقی پر نغمے بنائے جاتے تھے۔ دور حاضر میں مغربی موسیقی کا اثر ان نغموں پر دیکھنے کو ملتا ہے۔ فلمی نغموں کو ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، گراموفون پر سنا جاتا ہے، سنیما گھر، TV، موبائل فون رپ بھی دیکھنا اور سنا جاتا ہے۔

iv. غزل گلوکاری : موسیقی اور گلوکاری ایک سکّے کے دو پہلو ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ غزل ادب کا ایسا معیار ہے جس پر اس کو مظاہرہ موسیقی کے ساتھ ہوتے ہیں تو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ غزل صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں مشہور ومقبول ہیں۔

v. لوک گیت یا عوامی نغمیں : موسیقی بطور مظاہراتی فن ہے اس میں لوک گیتوں کا بھی شمار ہوتا ہے۔ یہی لوک گیت عوام کے گیت ہوتے ہیں جنہیں کوئی ایسا شخص نہیں بلکہ پورا سماج اپناتا ہے۔ عموماً لوگوں میں مقبول، عوام کے ذریعے، عوام کے لیے لکھے ہوئے گیتوں یا نغموں کو لوک گیت یا عوامی نغمے کہتے ہیں۔ جس میں سماج کی آسان ترین اواز میں عکاسی کی جاتی ہیں۔ عوامی نغمے یا گیتوں کے مختلف قسمیں ہیں جیسے سنسکار گیت، لوک گاتھا، پیشہ گیت، ذاتی گیت وغیرہ اس کا لطف براہِ راست اور سمعی اور بصری آلات کے ذریعے اسے سُنا اور دیکھا جاسکتا ہے۔

3.6 تشخیص کی حکمت عملی: آرٹ کے مختلف شکلوں کا اندازہ
(Evaluation strategies: Assessing the different forms of Art)

رقص بطور مظاہراتی فن اور اس کی قسمیں (Dance as Performing Art and its Forms)

جسمانی حرکات کے فن کو رقص کہتے ہیں۔ مظاہرے کے طور پر موسیقی کے پیش نظر جسمانی حرکات جیسے ہاتھوں، پیروں اور چہرے کے تاثرات کو منظّم انداز میں خصوصی طور پر پیش کرنا رقص کہلاتا ہے۔

رقص جسمانی اعضاء کی منظّم حرکات کے اظہار کا نام ہے۔ دورِ حاضر میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ پوری دنیا میں رقص سر چڑھ کر بولتا ہے۔ ہندوستان بھی اس سے پرے نہیں ہے۔ ہندوستان میں رقص کی ایک قدیم روایت چلی آ رہی ہے اور اسے ہندو مذہب کے نظریہ سے بھی اہمیت دی جاتی ہے۔

1. رقص کو مختلف طریقوں کی بنیاد پر مختلف قسموں میں بانٹا جاتا ہے۔ چند اہم رقص کے طریقے جو دنیا بھر میں مقبول ہیں وہ اس طرح ہیں۔

i. ہِپ ہَوپ رقص (Hip-Hop Dance)

ہِپ ہَوپ رقص کا تعلق گلّی رقص (Street Dance) سے ہے جسے 1970ء میں تشکیل دیا گیا اور یہ آج بھی مقبول ہے۔

ii. بیلی رقص (Belly Dance)

بیلی رقص اگر چہ مغربی لفظ ہے مگر یہ رقص کا طریقہ عربی سے لیا جاتا ہے۔ جس میں پورے جسم پر قابو رکھتے ہوئے صرف پیٹ اور کمر کو ایک خصوصی انداز میں حرکت دی جاتی ہے۔

iii. بیلٹ رقص (Ballet Dance)

یہ مظاہراتی رقص کا طریقہ ہے جو اٹلی میں 15 ویں صدی کے دوران پروان چڑھا۔ یہ رقص کا طریقہ سیکھنے کے لحاظ سے بے حد مشکل ہے۔

iv. سالسا رقص (Salsa Dance)

یہ رقص کا طریقہ قیوبا سے آیا ہے۔ جس میں ایک ساتھی دار ہوتا ہے، اس لئے اسے پاٹنر رقص (Partner Dance) بھی کہتے ہیں۔ یہ رقص لاطینی امریکہ میں بہت مشہور ہے۔

v. بریک رقص (Break Dance)

یہ رقص کا طریقہ گلّی رقص کی فہرست میں آتا ہے جسے مشہور رقاص مائکل جیکسن نے کافی مقبول کیا۔ اس رقص کے لیے جسمانی قوت اور جسم کے مختلف حرکاتی اعضاء پر قابو رکھنا درکار ہوتا ہے۔

2. ہندوستانی رقص (Indian Dance)

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں سبھی موقعوں پر مختلف قسم کے رقص کیے جاتے ہیں۔ پورے ملک میں بہت عرصے قبل سے جشن اور تہواروں پر رقص کرنے کی روایت چلی آ رہی ہے۔

ہندوستانی رقص کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلا کلاسیکل رقص اور دوسرا عوام یا لوک رقص کلاسیکل رقص مندروں یا بادشاہوں اور عمراوں کے دربار میں کیا جاتا ہے اور عوامی یا لوک رقص عوام کا رقص کہلاتا ہے جو تہواروں کے موقعوں پر کیا جاتا ہے۔

جدید دور میں ہمیں جنوبی ہندوستانی طرز کے کلاسیکل رقص مقبولیت پاتے نظر آئیں گے۔ جیسے کوچی پوڈی، بھارت ناتیم، موہی ناتیم، کتھکلی اور مشرقی ہندوستان میں اوڈیسی۔ ساتھ ہی ہندوستان کے ہر ایک ریاست کے اپنے کچھ عوامی رقص ہیں۔ فوک رقص (Folk Dance) یا عوامی رقص اس ریاست کی ثقافت بیان کرتے ہیں۔ ایک ریاست کے ایک سے زیادہ رقص بھی ہو سکتے ہیں۔

کٹھپتلی بطور مظاہراتی فن (Puppetry as Performing Art and its Forms)

کٹھپتلی کا کھیل بصری مظاہراتی فنون کی فہرست میں آتا ہے۔ کٹھپتلی کا استعمال ترسیل کے لیے کافی پہلے سے ہو رہا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ فن لگ بھگ دو ہزار سال پرانا ہے۔ پہلے ڈرامے کو پیش کرنے کا ایک بہترین ذریعہ کٹھپتلیاں ہی تھیں۔

کٹھپتلی تھیئٹر کا ہی ایک حصہ ہے۔ یہ کھیل کی قسم کافی قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ یہ کھیل گڑیوں یا کٹھپتلی کے ذریعے کھیلا جاتا ہے۔ گڑیوں کے نر و مادہ شکلوں کے ذریعے زندگی کے مختلف تجربات، واقعات کی اس سے ترجمانی کی جاتی ہیں۔ زندگی کو ترسیلی انداز میں اسٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔ کٹھپتلیاں تو لکڑی کی ہوتی ہے یا پھر پیرس پلاسٹر یا کاغذ کی اس کے جسم کے حصے اس طرح جڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ اس سے باندھی ہوئی ڈور کھینچنے پر وہ الگ الگ انداز میں حرکت کر سکیں۔

ہندوستانی ثقافت کی جھلک عوامی فنون سے جھلکتی ہیں۔ انہی عوامی فنون میں فن کٹھپتلی بھی شامل ہے لیکن جدید دور تہذیب کے چلتے اور نئے وسائل کے وجود میں آنے سے صدیوں پرانا یہ فن اب ختم ہونے کی کگار پر ہے۔

کٹھپتلی کھیل کی ہر قسم میں پردے کے پیچھے سے اس علاقے کی موسیقی بجتی ہے۔ جہاں کا وہ کھیل یا رقص ہے۔ کٹھپتلی کو رقص کرانے والا گیت بھی گاتا ہے اور مکالمات بھی بولتا ہے۔ ظاہر ہے انہیں نا صرف دست کی مہارت دکھانی ہوتی ہے، بلکہ اچھا گلوکار اور اداکار بھی بننا پڑتا ہے۔

ہندوستان میں کٹھپتلی رقص کی روایت کافی پرانی رہی ہے۔ دھاگے سے، دستانوں کے ذریعہ اور سائے والی کٹھپتلیاں کافی مقبول ہیں اور روایتی کٹھپتلی سے رقاص جگہ جگہ جا کر لوگوں کا دل بہلاتے ہیں۔ ان کٹھپتلیوں سے اُس جگہ کی تصویر نویسی، پہراواں اور جمالیاتی فنون کا پتہ چلتا ہیں، جہاں سے وہ آتی ہے، ریتی رواجوں پر مبنی کٹھپتلی کے مظاہرے میں بھی کافی بدلاؤ آ گیا ہے۔ اب یہ کھیل سڑکوں گلی کوچوں میں نا ہو کر فلڈ لائیٹ کی چکا چوند میں بڑے بڑے اسٹیج پر ہونے لگا ہیں۔ راجستھان کی کٹھپتلی کافی مشہور ہے۔ راجستھا میں دھاگے سے باندھ کر کٹھپتلی نچائی جاتی ہے۔ لکڑی، کپڑے سے بنی اور دور وسطہ کا راجستھانی لباس پہنے ان کٹھپتلیوں کے ذریعے تاریخی محبتوں کے واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر امر سنگھ راٹھور کا کردار، کیونکہ اس میں رقص اور لڑائی دونوں کو دکھانے کے کافی امکانات ہوتے ہیں۔ کٹھپتلی کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ اس میں کئی فنون کو یکجا کیا جاتا ہے۔ اس میں موسیقی، رقص، کہانی نویسی، تصویر کشی، سنگ تراشی وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کٹھپتلیاں بے جان ہونے کے باوجود جب اسٹیج پر ہوتی ہے تو دیکھنے والے بھی اس سے بندھ جاتے ہیں۔

تھیٹر/جلوہ گاہ(Theatre)

Theatre یا جلوہ گاہ کے لفظی معنی ایسی عمارت جو بالخصوص اس لیے بنائی جاتی ہے کہ اس میں تماشائی جمع ہوکر ڈرامہ/ ناٹک دیکھیں۔اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جلوہ گاہ(Theatre) ایسی جگہ ہے جہاں اسٹیج پر تماشائیوں کے روبرو فنون کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔خصوصی طور پر Theatre میں پیش ہونے والے فنون میں ڈرامے یا اداکاری کا شمار ہوتا ہے۔اس لئے ڈرامے اور اداکاری سے متعلق مظاہراتی فنون کے لئے Theatre یہ اصطلاح رائج ہوئی۔

ہندوستان میں زمانہ قدیم سے ناٹک اور نوٹنکیاں رائج تھی۔کالی داس ہندوستان کے مشہور ڈرامہ نویس گزرے ہیں۔انگلستان میں ملکہ الزابیتھ کے زمانہ میں Theatre کی بنیاد پڑی اور سب سے پہلا مستقل تھیئٹر بنایا گیا۔انگلستان میں انگریزی ادب کے شیکس پیئر ایک مشہور ڈرامہ نویس گزرے ہیں۔

قدیم زمانے میں مذہبی واقعات اور خیالات کو پیش کرنے کے لئے یا مذہبی تبلیغ کے لئے گرجا گھروں میں،مندروں میں ڈرامے پیش کئے جاتے اور ان کے کردار بھی دیوی،دیوتا(Godess God) وغیرہ ہوتے تھے۔

جلوہ گاہ/تھیئٹر میں کام کرنے والوں کو اداکار،اس کام کو اداکاری اور اس سے متعلق سرگرمیوں کو جلوہ کاری کہا جاتا ہے۔جیسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ تھیئٹر یہ اصطلاح فن اداکاری اور خصوصی طور پر ناٹک/ ڈرامے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔دور حاضر میں مختلف قسم کے ڈرامے مشہور ہیں۔جیسے Street Play،One Act Play،Short Shits،Musical Theatre،Street Theatre،Radio Theatre۔

چند اہم ڈرامے اور ڈرامہ نویس

ڈرامہ یہ ایک فن کی قسم ہے جو اپنی ایک طویل تاریخ رکھتا ہے۔ہندوستان میں بھی ہے اس کی طویل تاریخ دیکھنے کو ملتی ہے فن کے اس قسم کا تجزیاتی مطالعہ ہم کو بھارت نے لکھا ناٹیہ شاستریہ(Nataya Shastriya) میں ملتا ہے اس تحریر میں کہا گیا ہے کہ ڈرامے کے لیے موسیقی اور رقص لازمی اجزاء ہیں۔رامائن،مہابھارت یہ کالی داس کے لکھے ہوئے ڈرامے ہیں اور بنا(Bana)،بھٹا(Bhatta) اور بھاسا(Bhasa) میں موسیقی رقص اور ڈرامے کی ترغیب کی مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔

چند مشہور ڈراموں کی فہرست

i.	ہیملیٹ،کنگ لیئر،آتھیلو	شیکس پیئر
ii.	میگھ دھوتم،ابھی گیانم،شکنتلم	کالی داس
iii.	پدماوتی	مدھوسودن
iv.	ستیہ ہریس چندر	بھارتیندو
v.	چندر گپت،آجات شترو	جے شنکر پرساد
vi.	اندھیری نگری	بھارتیندو

اختتام

دورِ حاضر میں مظاہراتی فنون ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں پروان چڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔جہاں تک انسانی شخصیت کی نشو ونما کی بات ہے فنون یقیناً ایک اچھی شخصیت کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ان فنون میں مبتلا اشخاص متوازن شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔وہ ذہنی سکون والے خود کفیل اور دوسروں سے شفقت رکھنے والے ہوتے ہیں۔مختلف فنون کے مظاہرے ان میں خود اعتمادی کو بڑھا دیتے ہیں اور ماحول سے مطابقت ان میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ موسیقی، رقص اور ڈرامے سے منفی سوچ ختم ہو جاتی ہے۔ اگر چہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے طلبا بھی انہی خوبیوں کے مالک ہوں تو ہمیں ان کو آرٹ یا فن کی جانب راغب کرنا ہوگا۔

3.7 فرہنگ

اردو	انگریزی
مظاہراتی	Performing
مظاہراتی فنون	Performing Art
بصری فنون	Visual Art
مصوری	Drawing
تدریس	Theaching
اکتساب	Learning
محفوظ	Record
رقص کی قسم	Hip Hop
رقص کی قسم	Street Dance
رقص کی قسم	Ballet Dance
رقص کی قسم	Salsa Dance
رقص کی قسم	Break Dance
عوامی رقص	Folk Dance
جلوہ گاہ	Theatre

3.8 یاد رکھنے کے اہم نکات

i. فن جمالیاتی اعتبار سے انسانی ذہن کی تمام خصوصیات کا اظہار ہے۔

ii. مظاہراتی فنون فن کی وہ قسم ہے جس میں فن کار اپنی آواز، تصورات یا جسمانی حرکات سے اپنے جذباتوں کا اظہار کرتا ہے۔

iii. مظاہراتی فنون میں موسیقی، ڈرامہ، کٹھپتلی، رقص وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

iv. دورِ حاضر میں موسیقی کی دو قسمیں ہیں مغربی اور ہندوستانی۔

v. موسیقی کو مزید کلاسیکل، نیم کلاسیکل اور سُگم موسیقی میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

vi. کلاسیکل موسیقی کی دو قسمیں ہے۔ ہندوستانی اور کرناٹکی۔

vii. جسمانی حرکات کو منظم انداز کے ادائیگی کو رقص کہتے ہیں۔

viii. رقص کی دو عام قسمیں، مغربی رقص اور ہندوستانی رقص ہیں۔

ix. ہندوستانی رقص میں، عام رقص، کلاسیکل رقص۔

x. کٹھ پتلی کا کھیل بصری مظاہراتی فن کہلاتا ہے۔

xi. کٹھ پتلی کی قسمیں، دھاگے والی، دستانے والی اور سائے والی۔

xii. جلوہ گاہ (Theatre) وہ جگہ یا عمارت ہوتی ہے جہاں ناٹک/ ڈرامے کئے جاتے ہیں۔

نمونہ امتحانی سوالات

(الف) طویل جوابی سوالات

i. مظاہراتی فن سے کیا مراد ہے؟ مظاہراتی فنون کی قسموں پر روشنی ڈالیں۔

ii. مظاہراتی فن طلبا کی مکمل نشوونما میں کیسے مددگار ثابت ہوگے تفصیل سے مثالوں کے ذریعے سمجھائے۔

iii. موسیقی کیا ہے؟ موسیقی سے آپ اپنے طالب علموں میں توجہ (Concentration) کے اضافے کے لئے موسیقی کی کونسی قسم کا استعمال کمرہ جماعت میں کریں گے؟

(ب) مختصر جوابی سوالات

i. رقص کیا ہے؟ رقص کی کون سی قسمیں ہوتی ہے؟

ii. کٹھ پتلی کھیل کی تاریخ پر روشنی ڈالیں۔

iii. ڈرامہ/ ناٹک جذباتوں کی عکاسی کرتے ہیں، وضاحت کیجئے۔

(ج) معروضی سوالات

i. مظاہراتی فنون میں کون سے فنون کا شمار ہوتا ہے؟

ii. ہندوستانی موسیقی کی قسمیں بتائیے

iii. رقص سے کیا مراد ہے؟

iv. کٹھ پتلیاں کتنے قسم کی ہوتی ہے؟

v. مائیکل جیکسن کس فن سے متعلق مشہور شخصیت تھی۔

vi. مہاراشٹرا کا عوامی رقص کون سا ہے۔

3.11 سفارش کردہ کتابیں (References)

1. Art Education (2016, September 07). Retrieved March 06, 2017 from http://en.wikipedia.org/wiki/Art_education
2. Arts in Education (2016, December 30). Retrieved March 06, 2017 from http://en/wikipedia.org/wiki/Arts_in_education
3. Category: Performing Arts (2017, March 04). Retrieved March 06, 2017 from http://en/wikipedia.org/wiki/Category: Performing_arts
4. Greenberg, P. (1980). Art Education: Elementary, Reston, VA: National Art Education Association.
5. Hastie, W. R. (1965). Art Education, Chicago III: NSSE
6. High School of Performing Arts (2017, March 03). Retrieved March 06, 2017, from

http://en.wikipedia.org/wiki/High School of Performing Arts

7. Krishnamacharyulu, V. (2016). Art Education, New Delhi: Neelkamal

8. Performing Arts (2017, March 06). Retrieved March 06, 2017 from http://en.wikipedia.org/wiki/Performing_arts

9. Raj Kaur, J. and Pandey, S. (2016). Drama and Art in Education

10. Rayala, M. P. (1995). A Guide to curriculum planning in Art Education, Madison, WI: Wisconsin Dept. of Public Instruction

3.9 مثالیں تصویروں میں Dances of India Musical Instrument

ہندوستان کے مختلف رقص:

رقص ایک فن ہے اور یہ کسی بھی ملک کی ثقافت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔رقص کا فن یا فن رقص نسل درنسل منتقل ہوتا رہتا ہے۔رقص سے صرف لطف اندوزی ہی حاصل نہیں ہوتی اس کے ذریعہ کسی ملک کی تہذیب،تمدن، کلچر،ثقافت،زبان وغیرہ کا اظہار بھی ہوتا ہے۔آج بھی ہم مختلف تہواروں کے موقعوں پر مختلف قسم کے رقص کو دیکھتے ہیں جو اس قوم کی رقص کا آئینہ ہوتا ہے۔کسی زمانے میں ناچ گانا، رقص دوسروں کی محفلیں صرف راجا اور مہاراجاؤں کے دربار تک ہی محدود تھے۔لیکن آج یہ عام آدمی کی زندگی کا عام حصہ ہے۔مختلف تقاریب و تہوار بغیر ناچ گانے کے ادھورے سمجھے جانے لگے ہیں۔

ہندوستان کے مختلف ریاستوں کے مختلف رقص ہے۔مختلف اقوام،مختلف زبانیں ہر ریاست کا ایک اپنا مخصوص رقص ہے جس میں سے چند قدیم رقص ہیں جس کے بارے میں جانکاری حاصل کریں گے جو حسب ذیل ہیں۔

کچی پوڈی:

یہ آندھرا پردیش کے ضلع کرشنا میں کچی پوڈی قصبہ کا نہایت ایک قدیم رقص ہے، مختلف ڈراموں میں کچی پوڈی رقص کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ رقص آج کل بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے۔ اس رقص کو بین الاقوامی معیار اور شہرت دلوانے میں Narshimha Rao، P. R. Kera اور دوسرے شامل ہے۔

بھرت ناٹیم:

یہ رقص آندھراپردیش اورٹاملناڈوکاایک مشہوراورقدیم رقص ہے۔ایک زمانے میں صرف خواتین ہی اس رقص کا مظاہرہ کرتی تھی۔لیکن آج کل مرد بھی اس رقص میں حصہ لینے لگے ہیں اوراپنےفن کا مظاہرہ کررہے ہیں۔مختلف مما لک میں اس رقص کے کافی شیدائی ہے اس رقص کو دیوی، دیوتاؤں کا رقص بھی کہا جاتا ہے آج بھی تنجابر مالابروغیرہ میں اس رقص کے بارے میں تاڑ کے پتوں میں سنسکرت میں لکھی ہوئی تحریریں موجود ہیں۔

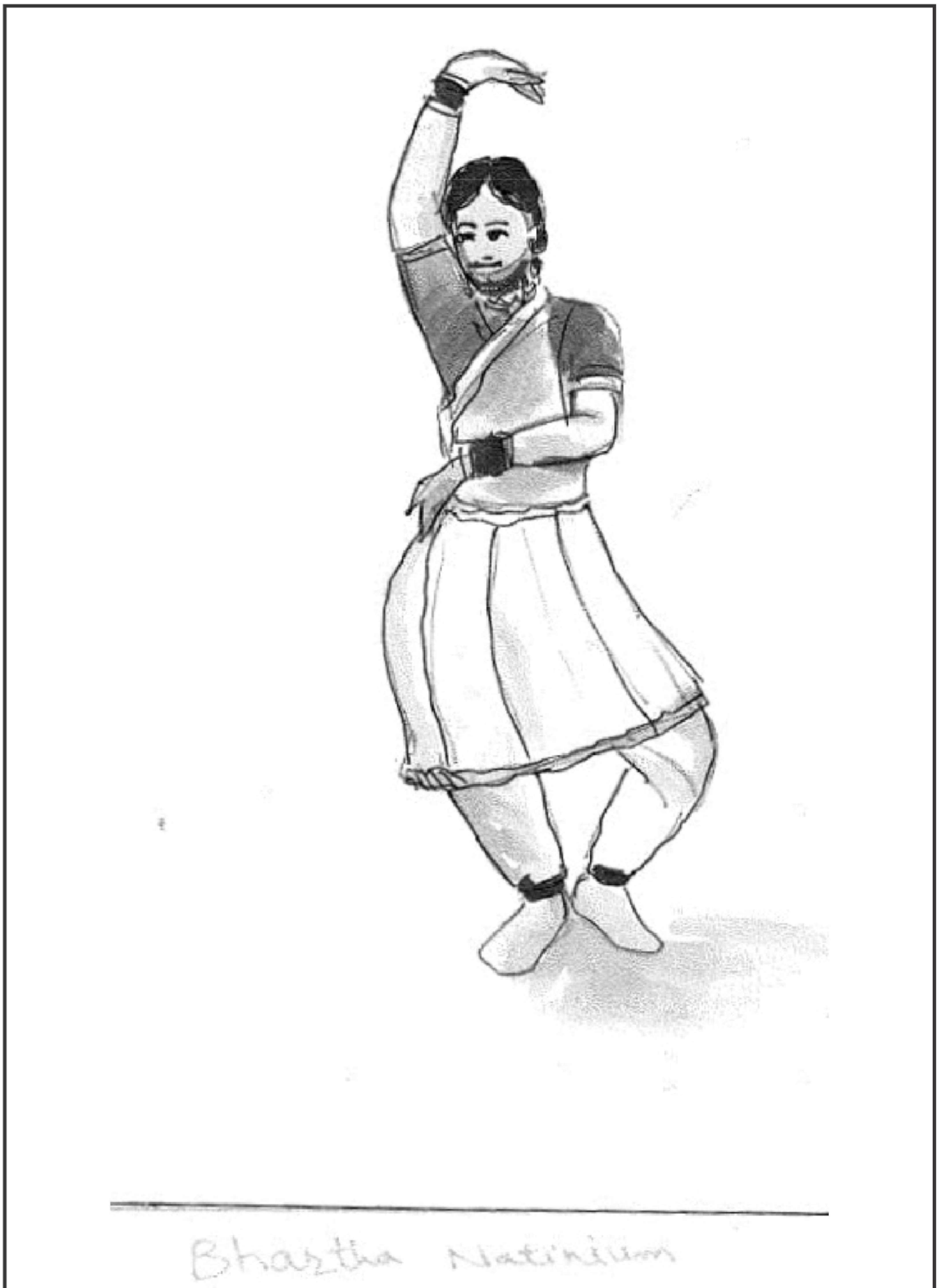

کتھا کلی:

یہ ریاست کیرالا کا مشہور رقص ہے۔اس رقص میں کٹھن اور مشکل خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے ۔ اس رقص کے ذریعہ بہادری ڈر اور خوف کے جذبات کو نمایاں کیا جاتا ہے۔اس رقص میں مرد اور خواتین دونوں حصہ لیتے ہیں۔رامائن،شیو کا ناچ اور گولڈن اشیگل مشہور رقص ہے۔

کتھک:

یہ شمالی ہندوستان کا قدیم اور مشہور رقص ہے۔اس رقص میں پینتھروں کا کمال دکھایا جاتا ہے،اس رقص میں رقاص طبلے کے تال پر تھرک تا ہے لیکن اس کا پورا جسم ساکت ہوتا ہے کبھی کبھی پوری قوت کے ساتھ ہاتھوں کو بھی حرکت دی جاتی ہے ۔ کتھک فنی کمال کی انتنا ہے جو تقریباً 1400 سے 1700 تک مغل بادشاہوں کی سرپرستی میں عروج پہنچا اور بے انتہا ریاضت سے حاصل ہوا۔آج کل رادھا کشن کی داستان عشق کو کتھک کے ذریعہ پیش کیا جانے لگا ہے۔

منی پوری:

اس رقص کا تعلق آسام کی سابقہ دیسی ریاست منی پور سے ہے۔اس رقص میں بھرت ناٹیم اور کتھک کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔اس رقص میں بھی زیادہ تر قصہ ہی پیش کیئے جاتے ہیں۔اس رقص میں چہرے کو ساکت رکھا جاتا ہے۔صرف پیروں کی حرکت سے ہی خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔اس میں سنگیت کے طبلے کا استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ ایک طرح کا ڈھول کا استعمال ہوتا ہے جسے کھنڈ کہا جاتا ہے۔منی پوری ناچ کتھک کے مقابلے میں زیادہ لطف اور دل آویز ہوتا ہے۔

Object Drawing

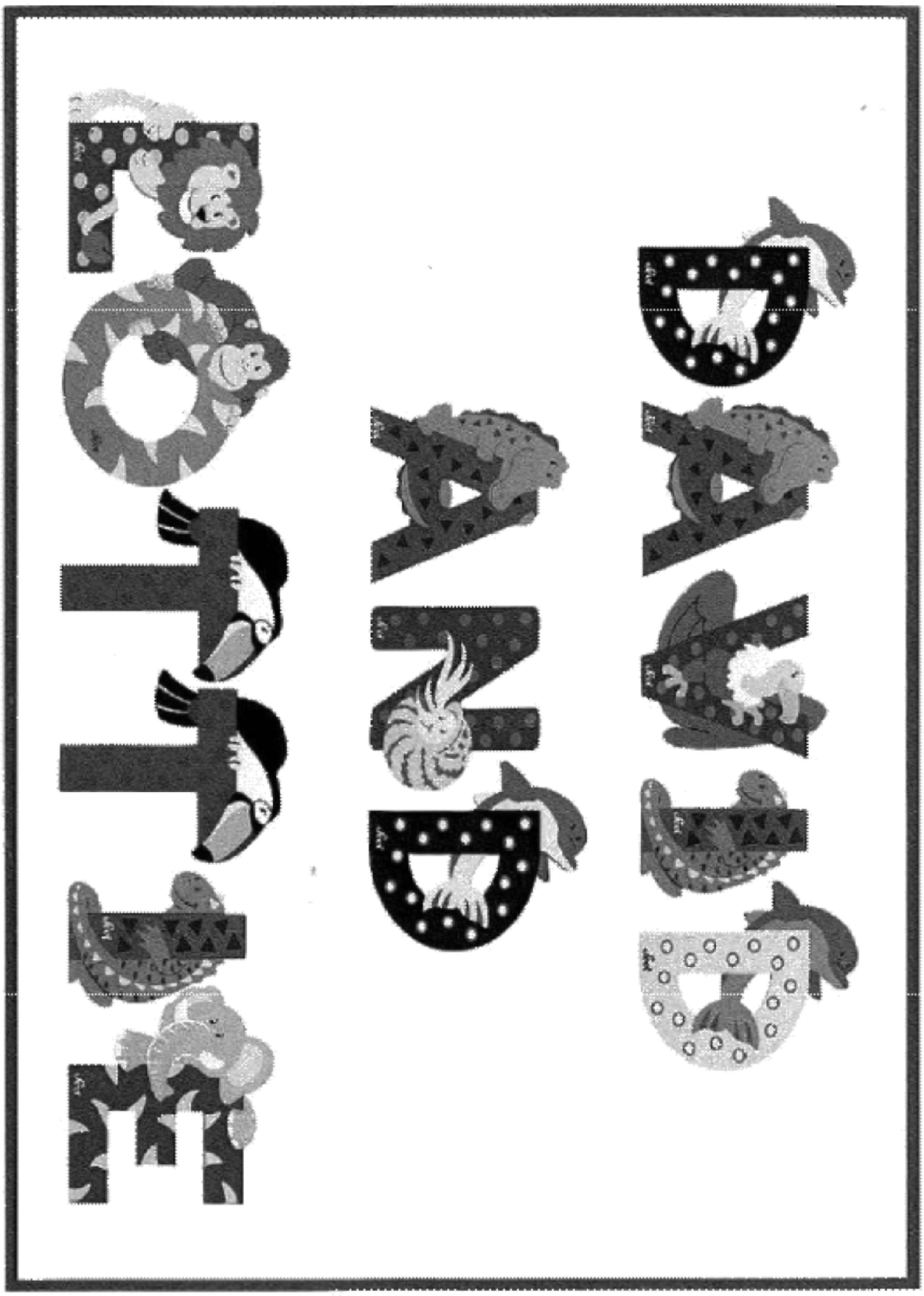

Model Drawing

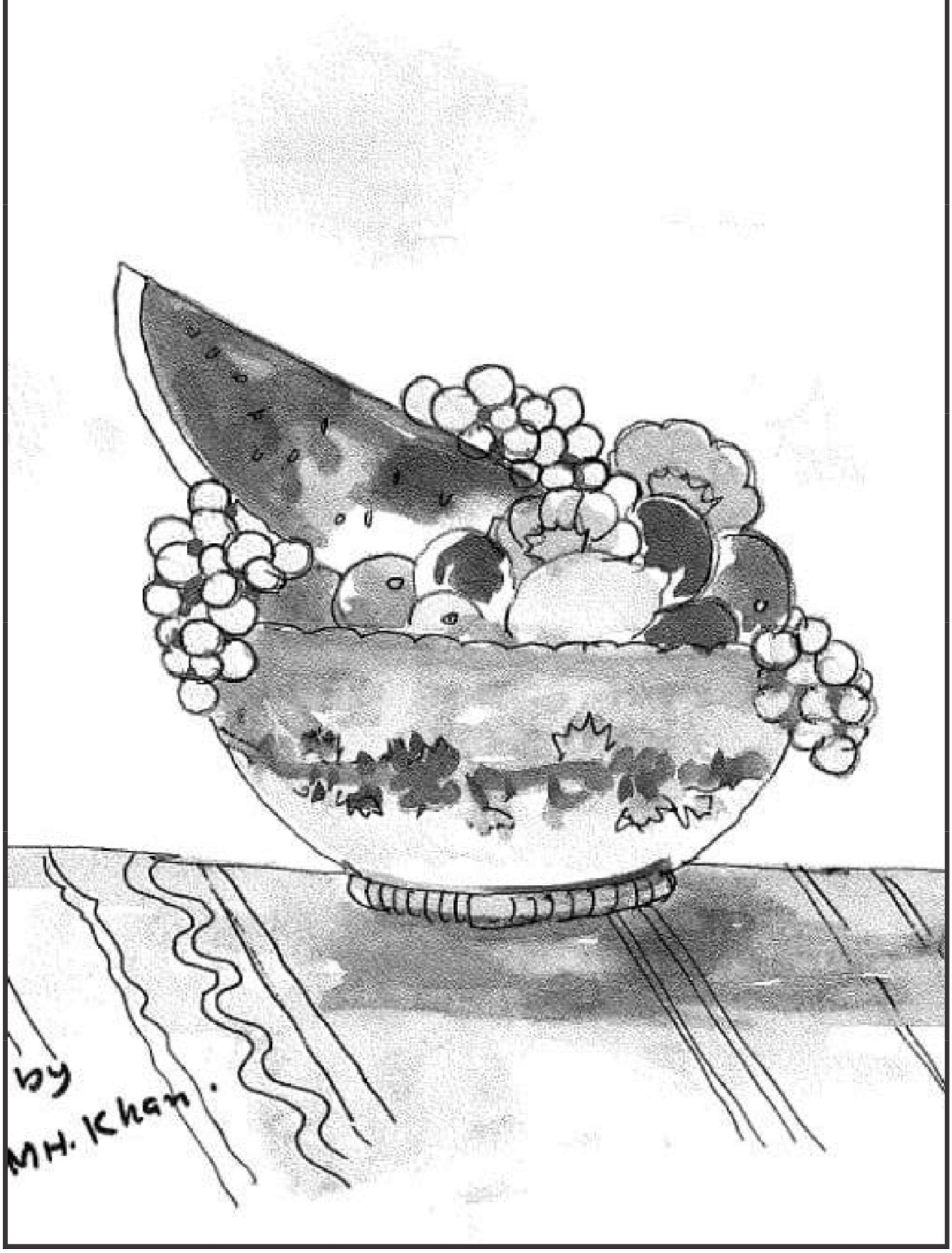

Object Drawing

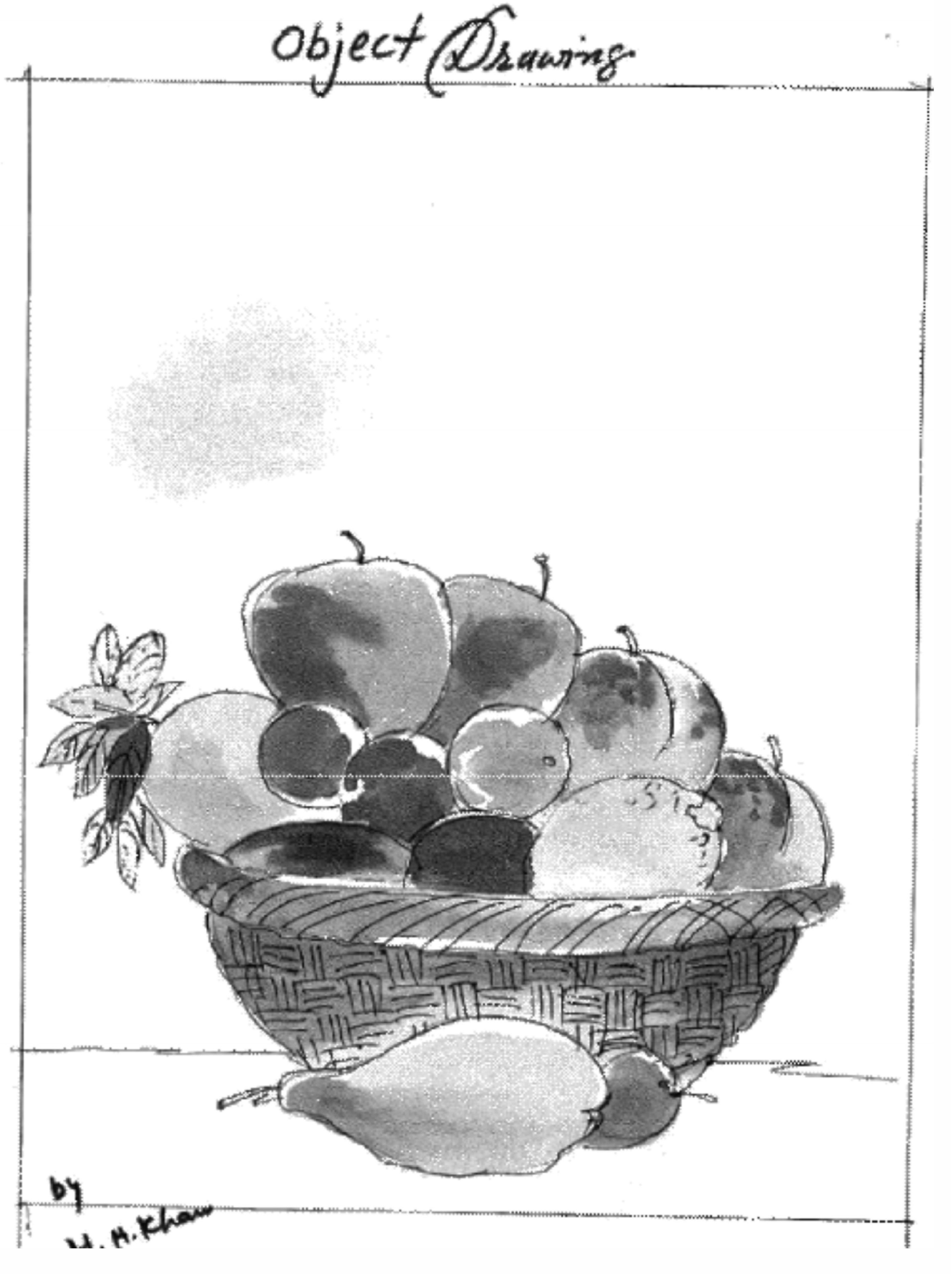

Memory Drawing

Memory Drawing

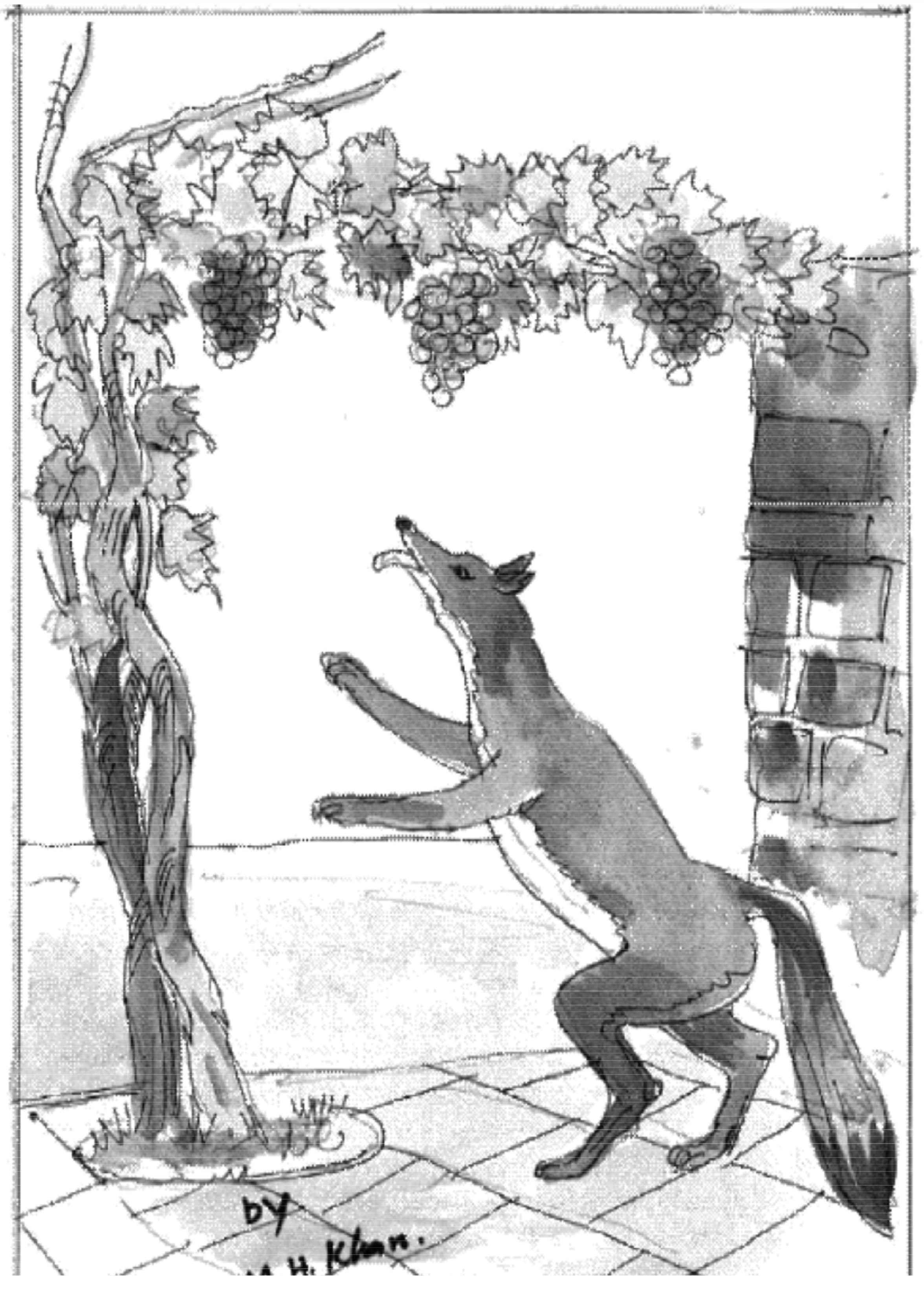

Object Drawing

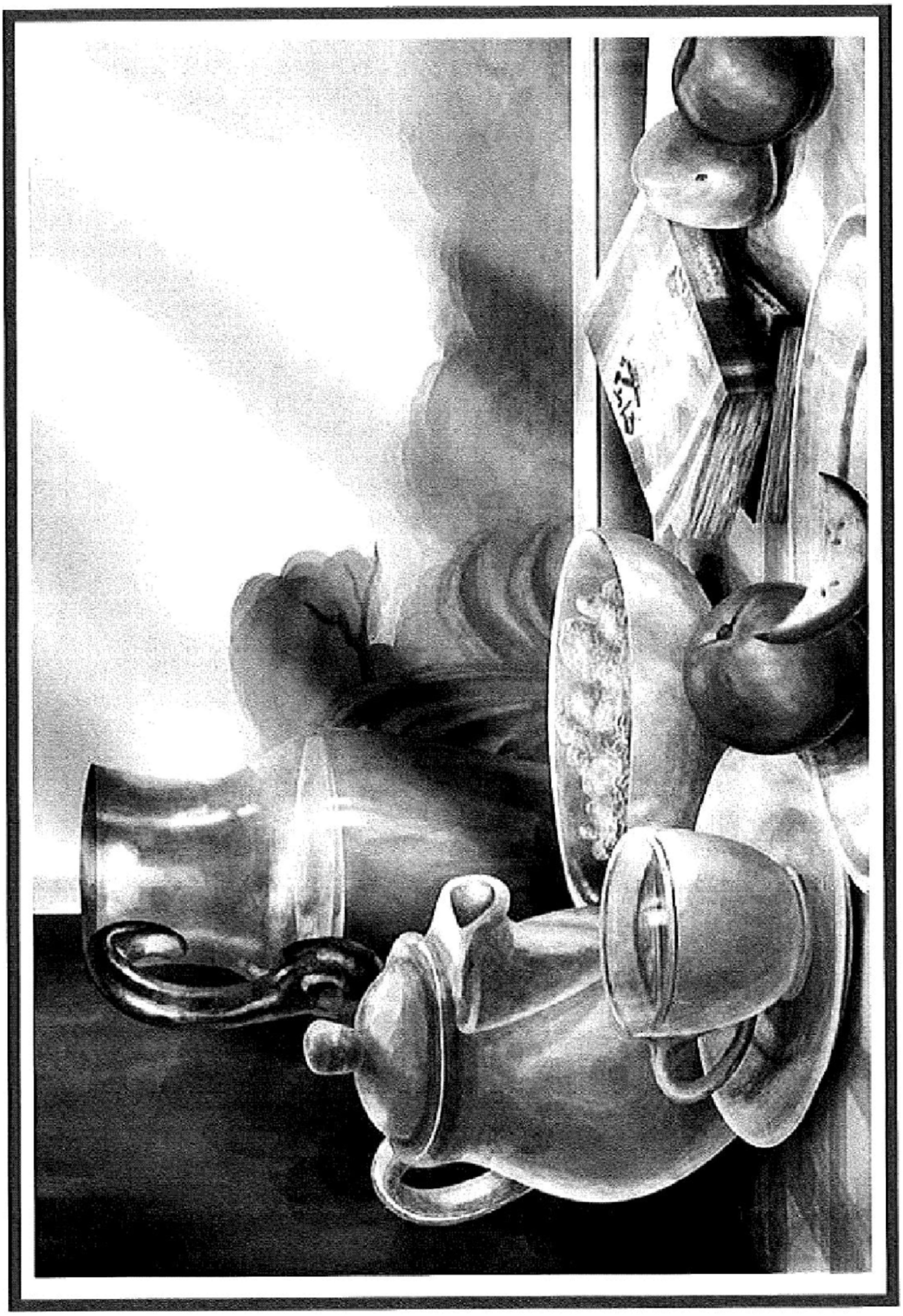

Geometrical Drawing

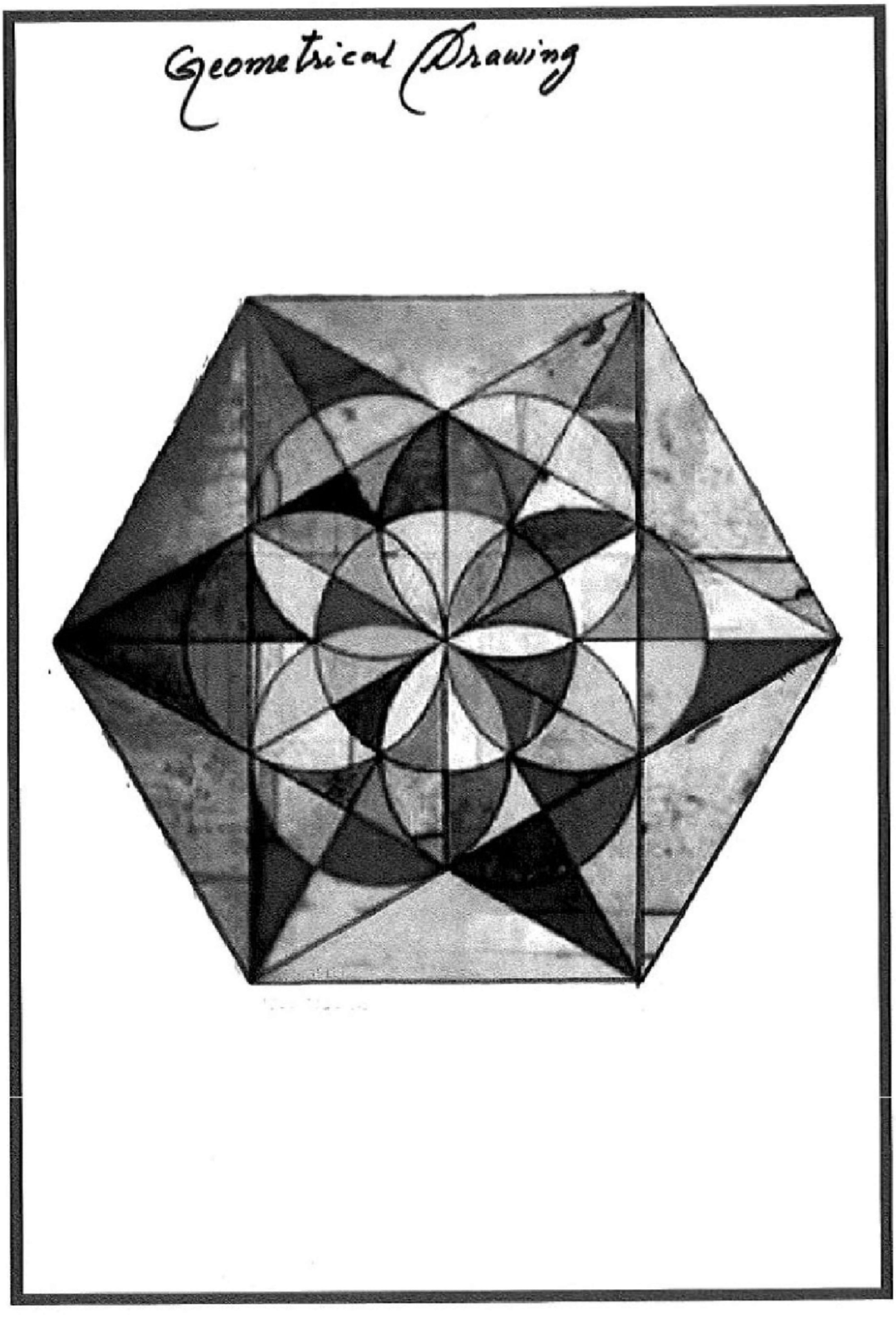

Cartoon Drawing

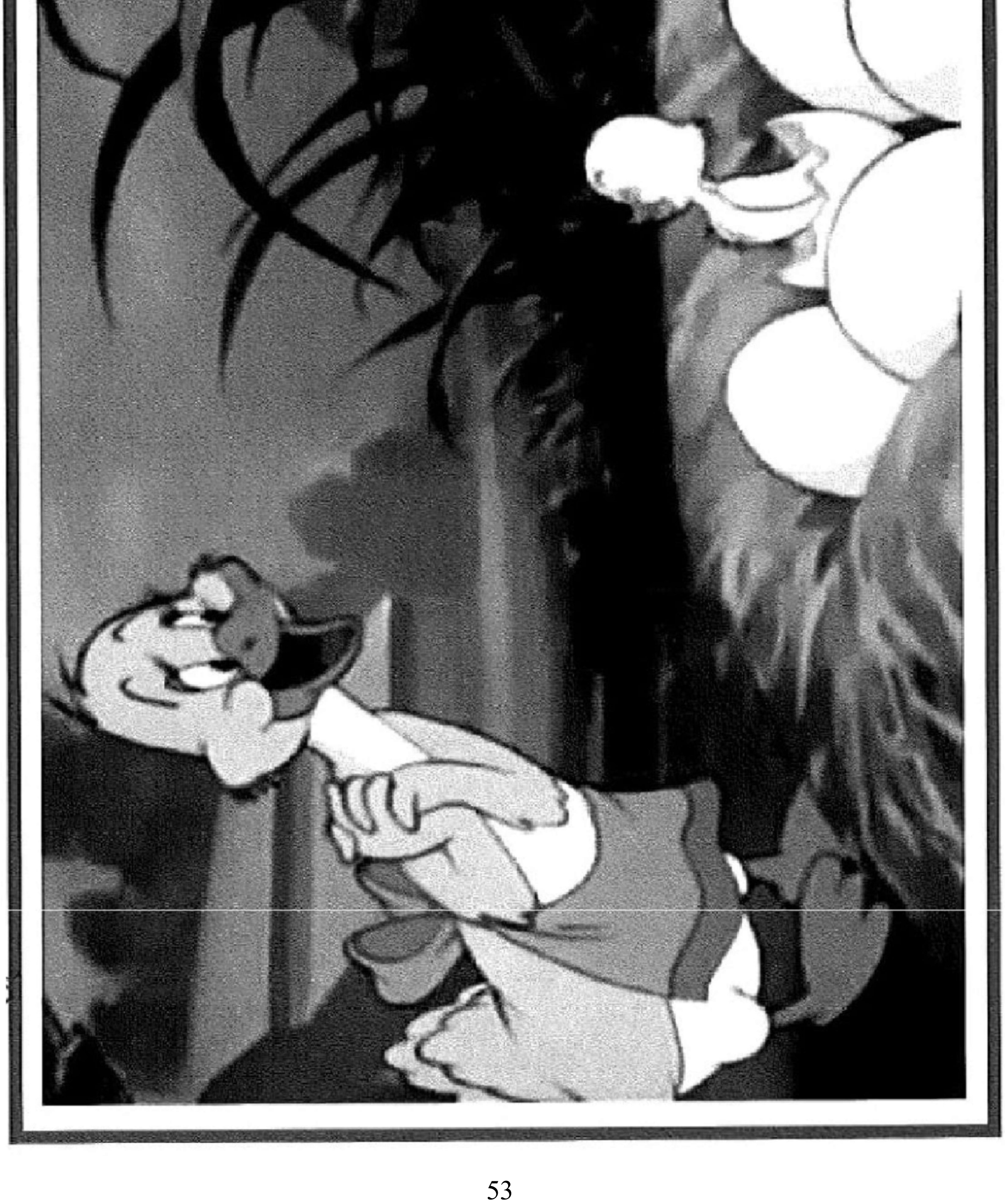

Painting from Nature

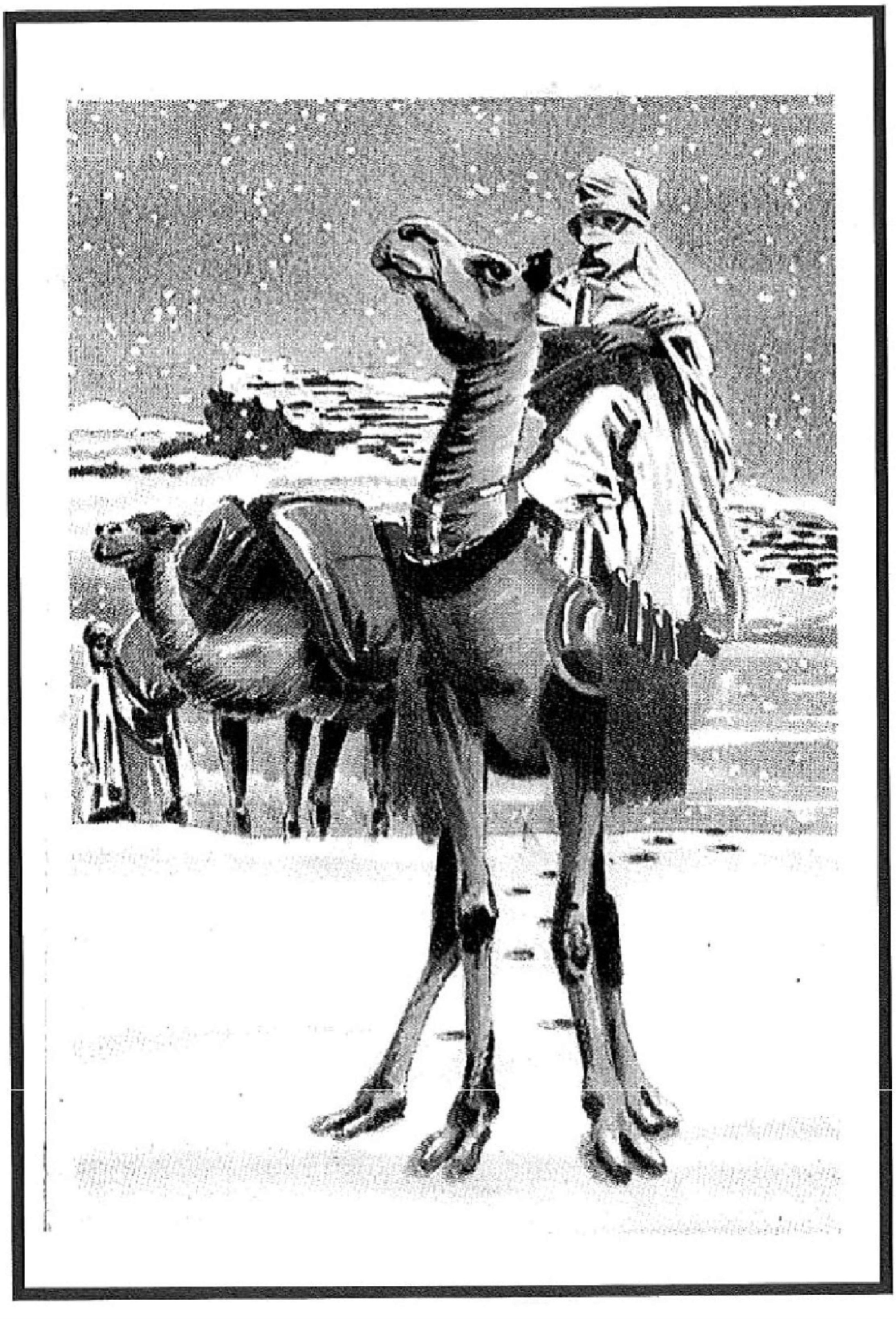

Painting from Nature

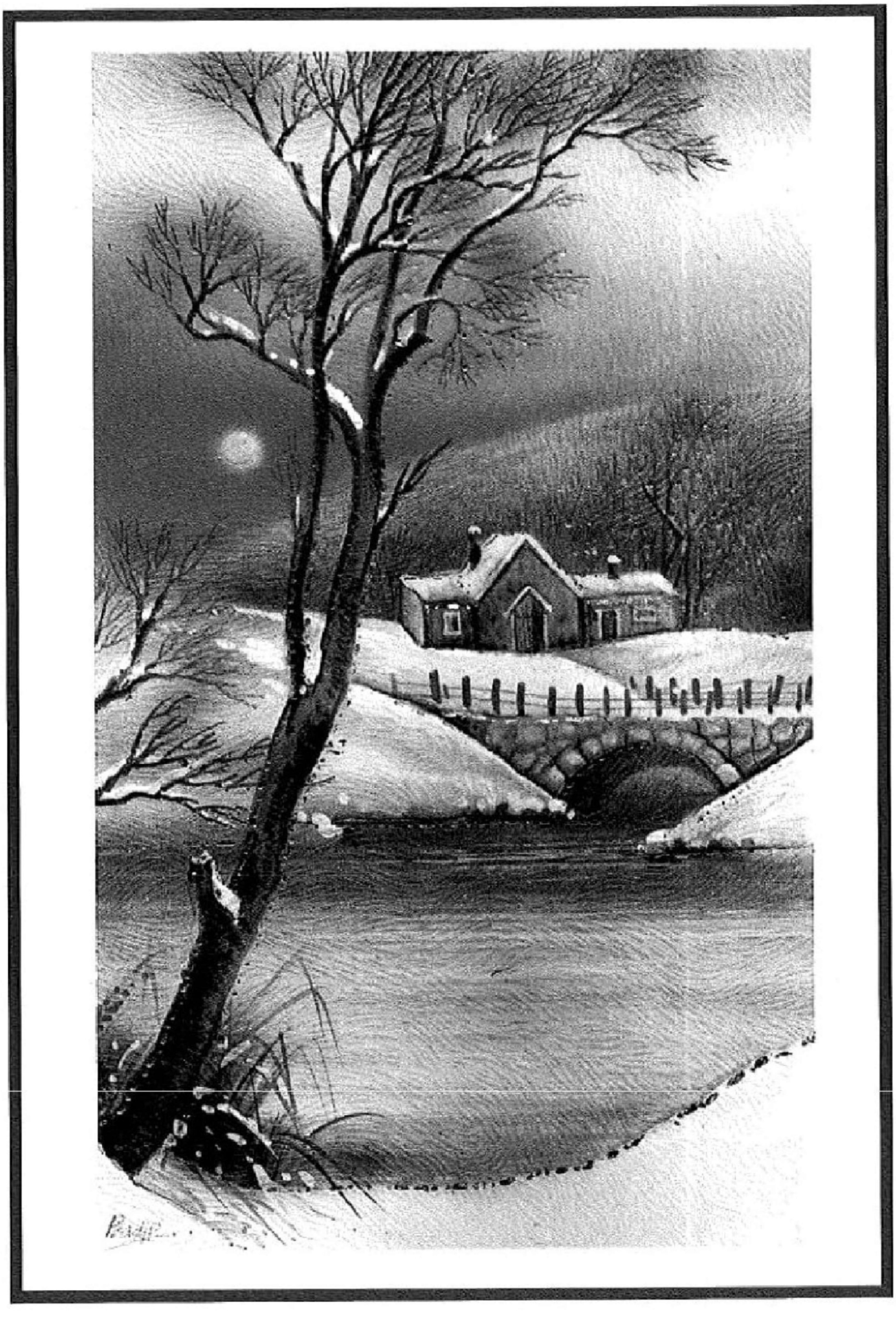

Cartoon Drawing

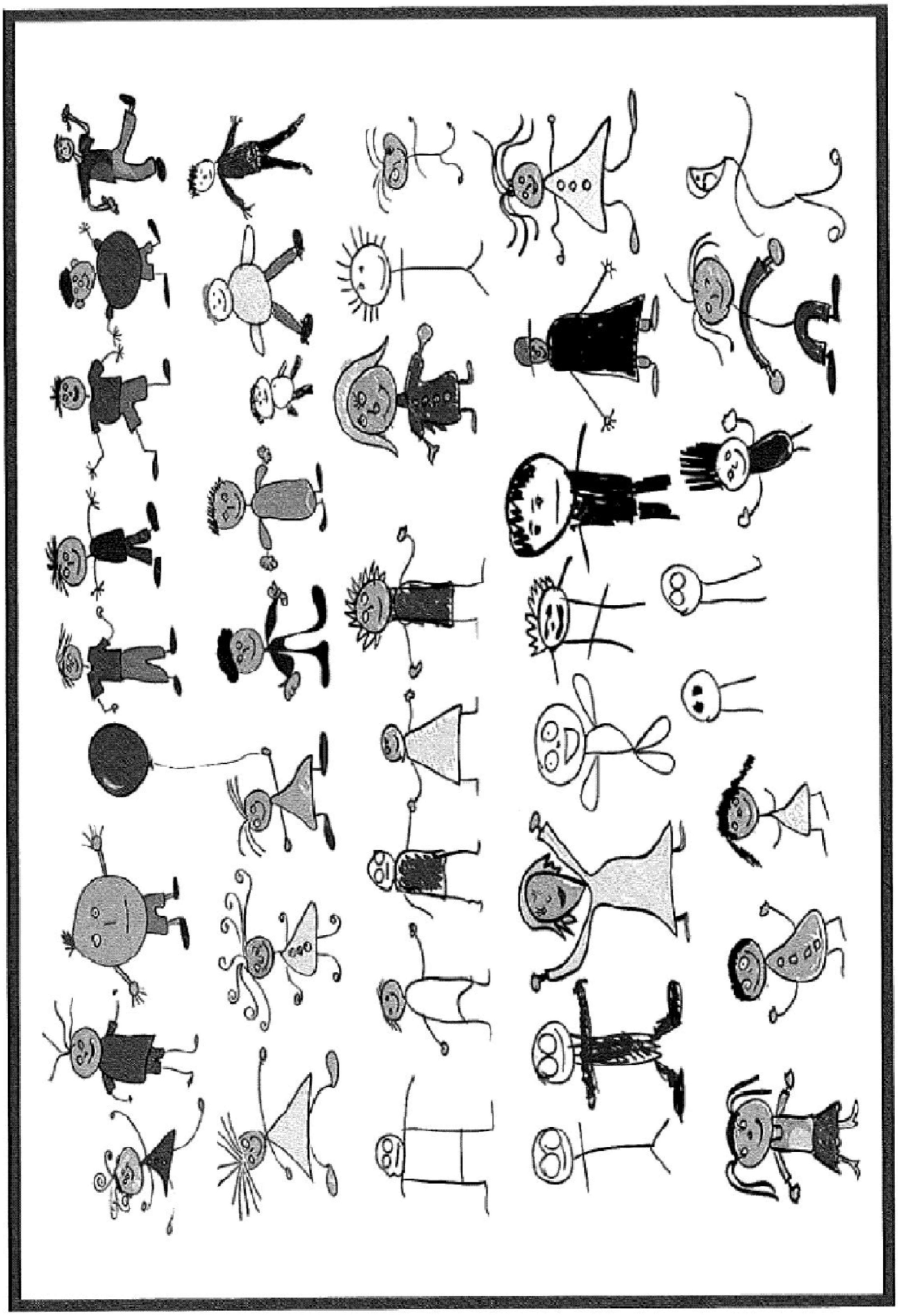

Free Hand Pencil Drawing

Decorative Lettering

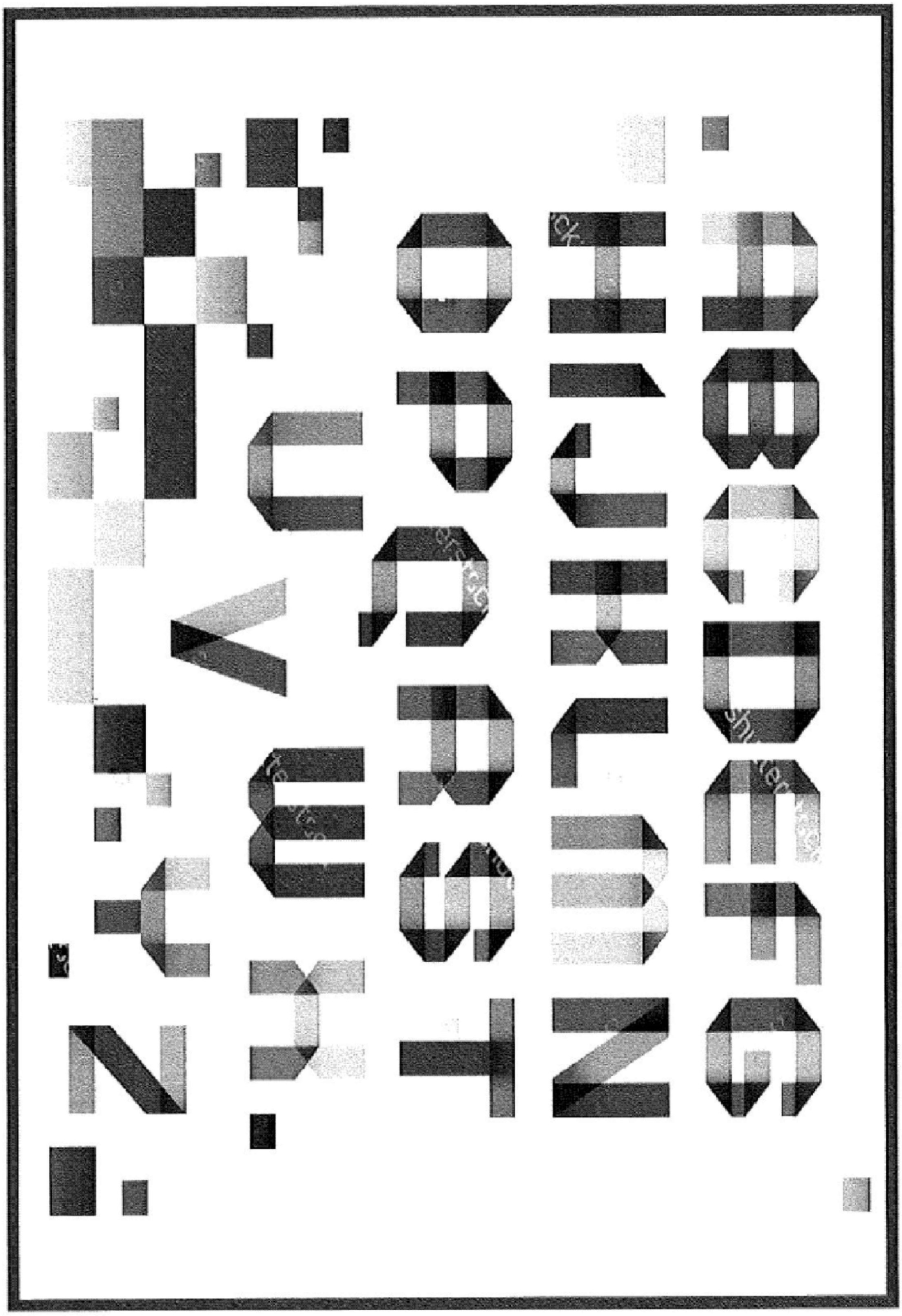

Cartoon Drawing

Still Life Painting

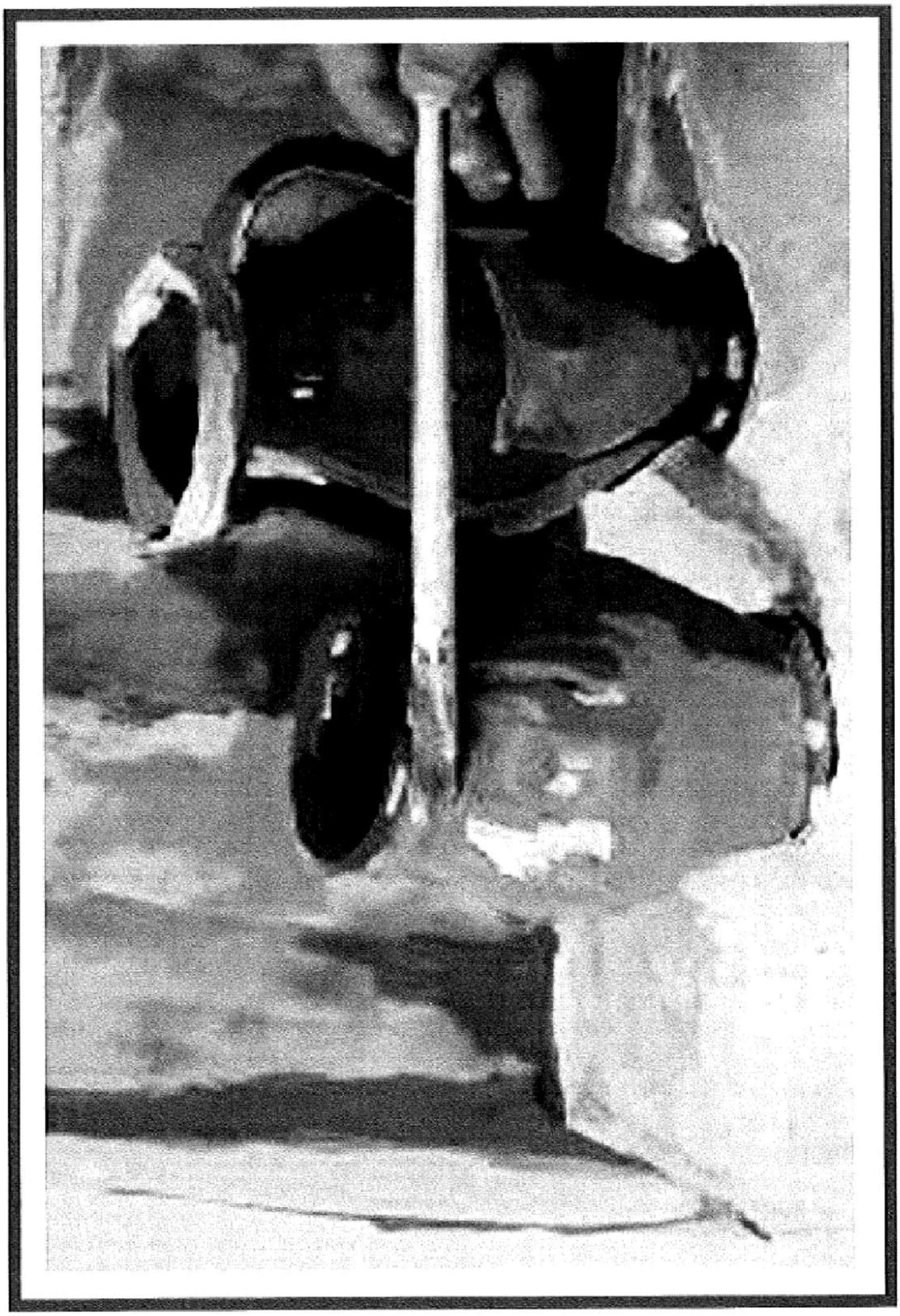

Still Life Painting

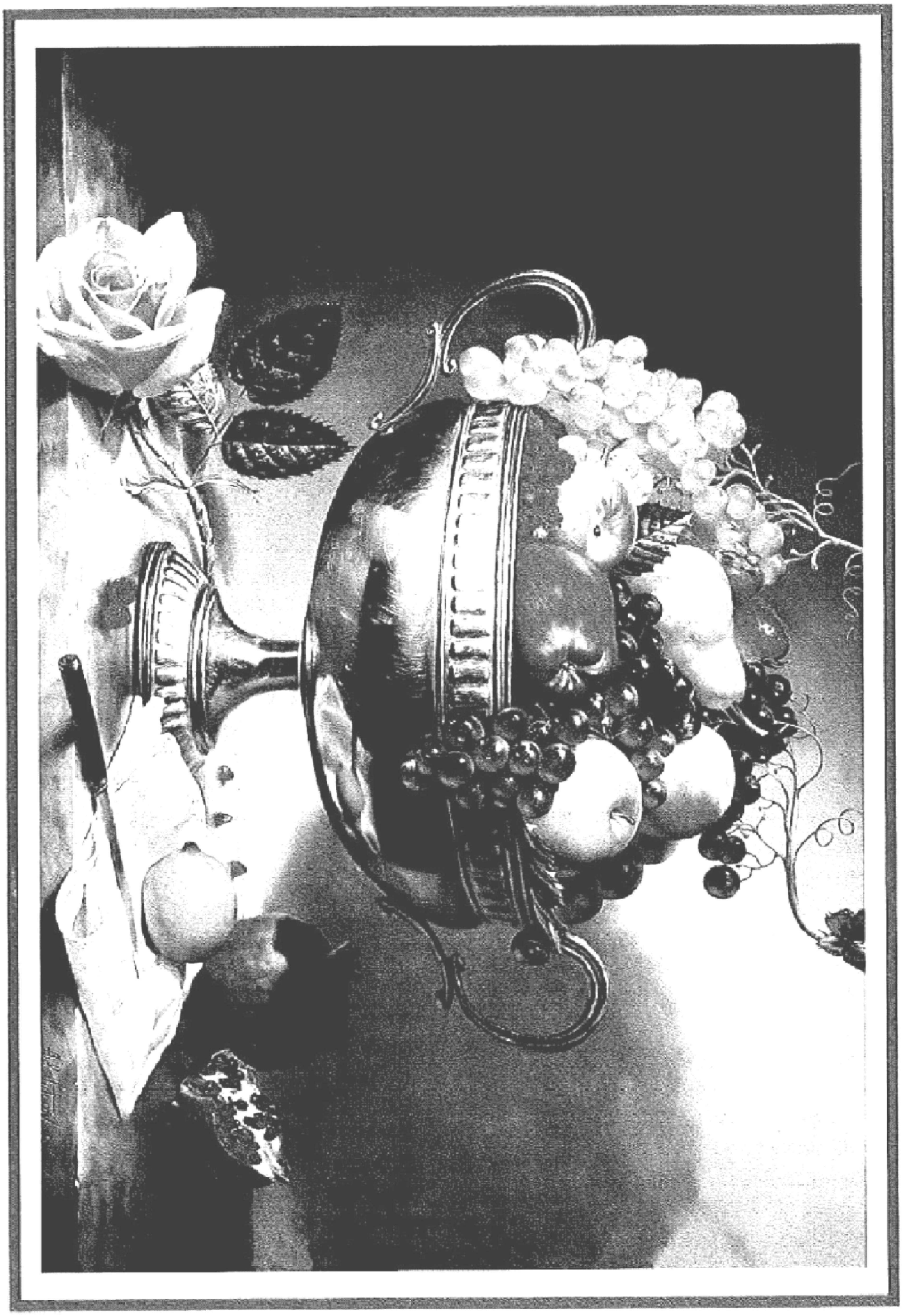

Painting from Nature

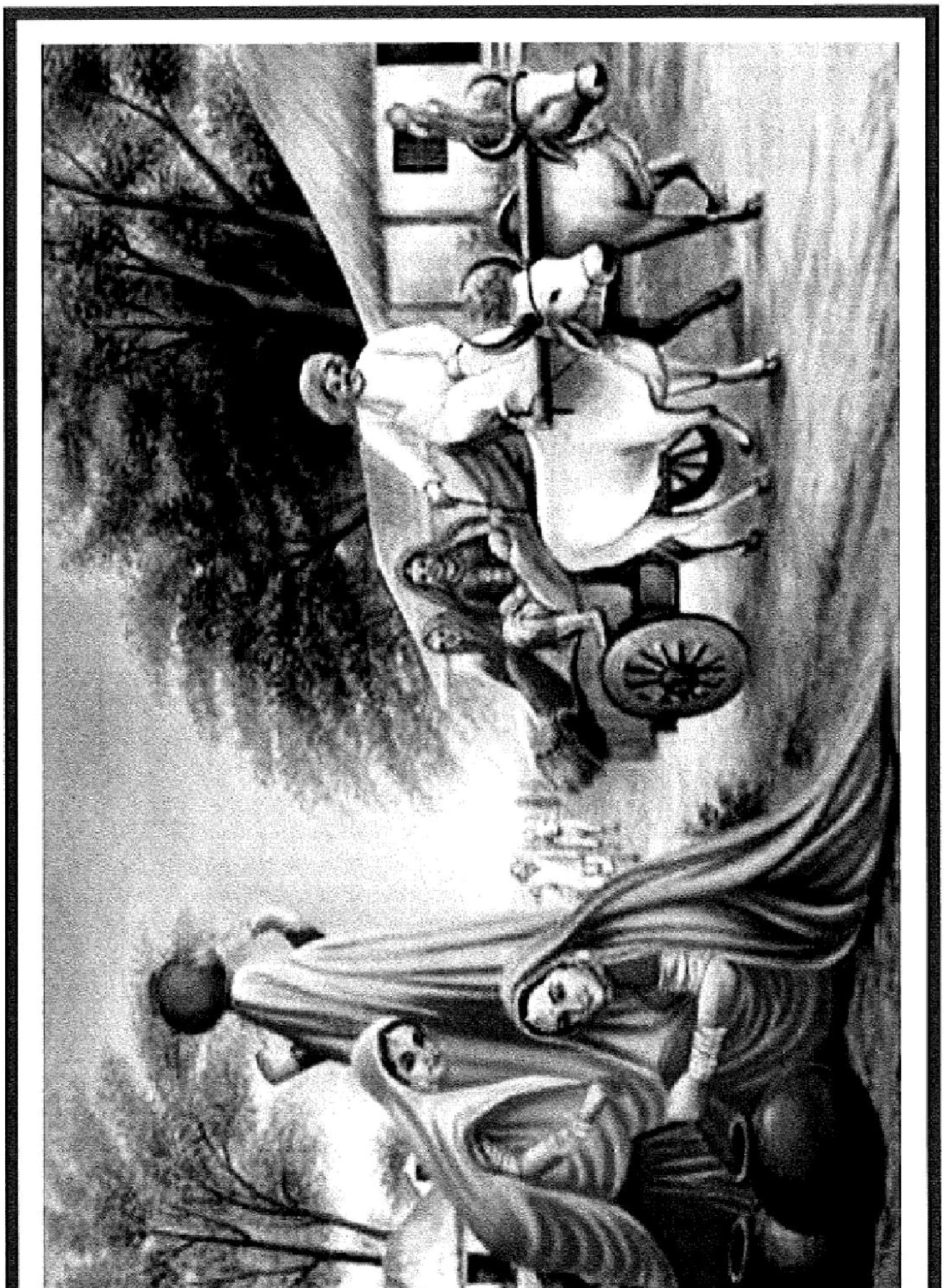

Painting from Nature

Calligraphy